12 تقسیم۔عاملینِ پیدائش کے معاوضوں کا تعین
(Distribution- Factor Pricing)

باب نمبر 7 میں ہم نے چاروں عاملینِ پیدائش یعنی زمین، سرمایہ، محنت اور تنظیم کی خصوصیات اور اہمیت کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔اس باب میں ہم ان مختلف نظریات کو پیش کریں گے جن کی مدد سے ان عاملینِ پیدائش کے معاوضوں کا تعین ہوتا ہے۔اس کو نظریۂ تقسیم (Theory of Distribution) بھی کہتے ہیں۔معاوضوں کی شکل میں زمین کو لگان، سرمایہ کو سود، محنت کو اُجرت اور تنظیم کو منافع حاصل ہوتا ہے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لگان (Rent)

12.1 لگان کی تعریف (Definition of Rent)

لگان سے مراد وہ رقم ہے جو کسی معین عاملِ پیدائش کو اس کے معاوضہ کے عوض ادا کی جائے۔ یہاں معین عامل زمین فرض کی جاتی ہے کیونکہ اس کی مجموعی رسد قدرت کی عطا کردہ ہے اور انسان بذاتِ خود اس میں اضافہ کرنے پر قادر نہیں۔

معاشیات میں لگان کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ "لگان وہ رقم ہوتی ہے جو ایک شخص زمین کے استعمال کے عوض زمین کے مالک کو باقاعدہ وقفوں سے (Periodically) ادا کرتا ہے۔"

آدم سمتھ کے مطابق لگان زمین کے استعمال کا وہ معاوضہ ہوتا ہے جو اس کی مخصوص پیداواری قوت اور محل وقوع کے لحاظ سے مالکِ زمین کو حاصل ہوتا ہے۔

پنس (Pens) کی بیان کردہ تعریف

''لگان مصارفِ پیدائش پورا کرنے کے بعد کاشت کار کے پاس بچنے والی وہ خاص رقم ہے جو وہ زمین کے مالک کو ادا کرتا ہے''۔

جس طرح اشیاوخدمات کی قیمتیں طلب ورسد کی قوتوں سے متعین ہوتی ہیں۔اسی طرح عاملینِ پیدائش کے معاوضے بھی طلب ورسد کی قوتوں اور بعض معیشت دانوں کے نزدیک ان عاملین کی مختتم پیداواری نظریہ کے مطابق طے پاتے ہیں۔

لگان اس لحاظ سے دیگر عاملینِ پیدائش سے مختلف ہے کہ اس کی رسد غیر لچکدار ہوتی ہے۔ایک لحاظ سے یہ بات درست ہے کہ زمین کی رسد معین ہے۔یہ زمین کی خصوصیت ہے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوسکتی۔

طلب ورسد سے لگان کا تعین (Determination of Rent through Demand and Supply)

ہم یہاں کسی گاؤں میں 100 ایکڑ زمین کی مثال سے لگان کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہیں۔

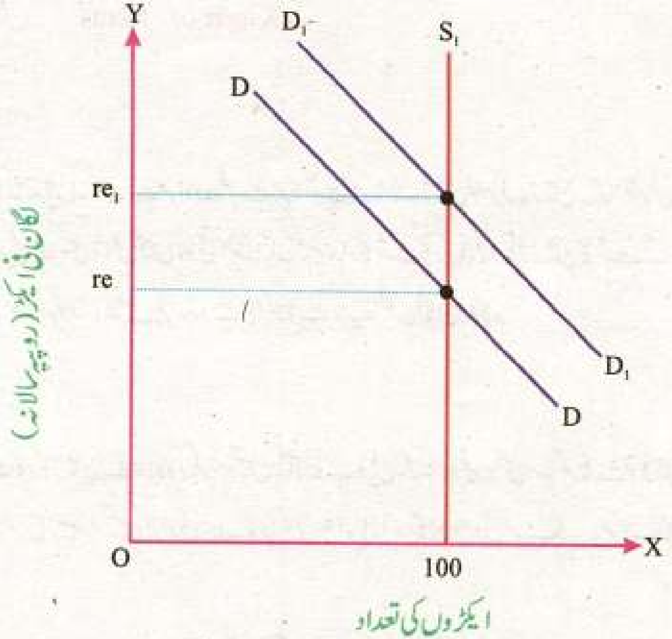

زمین کی رسد معین یعنی 100 ایکڑ فرض کی گئی ہے۔ یہ ڈائیگرام میں عمودی خط رسد S_1 سے دکھائی گئی ہے۔ زمین کی طلب کا خط بھی دیگر عاملین پیدائش کے خط طلب کی طرح ہی ہوتا ہے۔ یہ مختتم وصولی پیداوار (Marginal Revenue Product) کا خط ہوتا ہے جو قانونِ تقلیل حاصل کی وجہ سے نیچے کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔ ڈائیگرام میں یہ خطوط DD اور D_1D_1 ہیں۔

یہاں رسد اور طلب کی مدد سے توازن کی سطح پر توازنی لگان Or_e مقرر ہوتا ہے۔ غور کریں کہ لگان کی سطح مکمل طور پر زمین کی طلب پر انحصار کرتی ہے کیونکہ زمین کی رسد معین ہے۔ اب فرض کریں کہ گاؤں کے قریب نئی آبادکاری سکیم متعارف ہوتی ہے تو طلب کا خط DD سے D_1D_1 منتقل ہو جائے گا۔ اَب توازنی لگان Ore_1 مقرر ہو جائے گا۔ جبکہ زمین کی رسد 100 ایکڑ ہی رہتی ہے۔ اس طرح زمین کے مالکان پہلے سے زیادہ زمین کا لگان حاصل کریں گے۔ حالانکہ اُنھوں نے ذاتی طور پر اس کو بڑھانے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ لگان میں کمی بیشی زمین کی طلب میں کمی بیشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بڑے شہروں کے قریب زمین کا لگان زیادہ ہوگا جبکہ شہر سے دُور زمین کا لگان کم طے ہوگا۔ اسی طرح زیادہ زرخیز زمین کا لگان کم زرخیز زمین سے زیادہ ہوگا۔ زمین کی طلب کا دارومدار اُس کی مختتم وصولی پر بھی ہوتا ہے۔ پس مختتم وصولی پیداوار میں فرق بھی لگان میں فرق کا باعث ہوتا ہے۔

کیونکہ مختتم وصولی پیداوار (MRP)، مختتم مادی پیداوار (MPP) اور مختتم وصولی (MR) کے حاصل ضرب کے برابر ہوتی ہے۔

علامتی طور پر　　$MRP = MPP \times MR$

چنانچہ MPP اور MR میں تبدیلی سے MRP تبدیل ہو جاتی ہے جو لگان کو تبدیل کر دیتی ہے۔

12.2 لگان کی قسمیں (Kinds of Rent)

(i) خالص لگان (Net Rent)

اسے معاشی لگان بھی کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ رقم ہے جو کاشت کار مالک زمین کو صرف زمین کے استعمال کے معاوضے کے طور پر ادا کرتا ہے۔ اس میں کوئی دوسری ادائیگی شامل نہیں ہوتی مثلاً ایک زمیندار کاشت کار کو 10 ایکڑ زمین کاشت کے لیے دیتا ہے۔ کاشت کار زمین کے استعمال کے عوض زمیندار کو سالانہ تیس ہزار روپے ادا کرتا ہے۔ یہ خالص لگان ہوگا۔

(ii) مرکب یا خام لگان (Gross Rent)

اگر زمیندار کسی کاشت کار کو زمین کے علاوہ دیگر سہولتیں مثلاً ٹیوب ویل، ٹریکٹر وغیرہ بھی مہیا کرتا ہے تو زمین سمیت ان تمام کا لگان، مرکب لگان کہلائے گا۔ اس طرح زمیندار تیس ہزار کی بجائے چالیس ہزار یا زائد لگان وصول کرے گا۔ یہ مرکب لگان ہوگا۔ مساوات کی شکل میں :

مرکب لگان = خالص لگان + اضافی سہولتوں کی ادائیگیاں

(iii) تفرقی لگان (Differential Rent)

لگان زمین کی پیداواری صلاحیت سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ زیادہ زرخیز زمین زیادہ اور کم زرخیز زمین کم لگان دیتی ہے۔ اسی طرح شہروں کے نزدیک زمین کی طلب زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا لگان شہروں سے دُور زمین کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ لگان میں یہی فرق، تفرقی لگان کہلاتا ہے۔

(iv) کمیابی لگان (Scarcity Rent)

زمین کی کمیابی کی وجہ سے بھی لگان پیدا ہوتا ہے۔ کئی صدیوں پہلے جب زمین کی رسد طلب کے مقابلہ میں زیادہ تھی تو لگان نہیں دیتی تھی۔ لیکن جیسے جیسے انسانوں کی تعداد بڑھتی گئی زمین کی رسد، اُس کی طلب سے کم پڑتی گئی۔ اس طرح زمین کی کمیابی نے لگان کے تصور کو پیدا کیا۔ پس زمین کے کمیاب ہونے کی وجہ سے اس کے مالک کو جو ادائیگی کی جاتی ہے اس کو کمیابی لگان کہتے ہیں۔

(v) نام نہاد لگان یا مشل لگان (Quasi Rent)

نام نہاد لگان کو مشل لگان یا شبی لگان بھی کہا جاتا ہے۔ مارشل کے مطابق ''مشل لگان وہ آمدنی ہوتی ہے جو ان مشینوں اور آلات

سے حاصل ہو جو خود انسان کے بنائے ہوئے ہوں"۔

مثل یا نام نہاد لگان کسی بھی عاملِ پیدائش کی رسد کے قلیل عرصہ میں کم ہونے کے باعث پیدا ہوتا ہے جبکہ طویل عرصہ میں یہ عاملین کی رسد لچکدار ہو جانے پر ختم ہو جاتا ہے۔ مثل لگان کی مزید وضاحت ایک سادہ مثال سے بھی کی جا سکتی ہے۔

فرض کریں کسی علاقے میں X اور Y جگہوں پر دو فوٹو سٹیٹ مشینیں فوٹو کاپی کی سہولت فراہم کر رہی ہوں اور کسی وجہ سے X جگہ پر موجود مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ایسے میں X مشین کے تمام گاہک Y مشین کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور Y مشین کی آمدنی میں وقتی طور پر جو اضافہ ہوتا ہے وہ مثل لگان کہلاتا ہے اور عرصہ طویل میں یہ عارضی اضافہ قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جب X مشین ٹھیک ہو جائے گی تو گاہکوں کی عارضی منتقلی بھی ختم ہو جائے گی اور مثل لگان ختم ہو جائے گا جس کی وضاحت ڈائیگرام سے بھی کی جا سکتی ہے۔

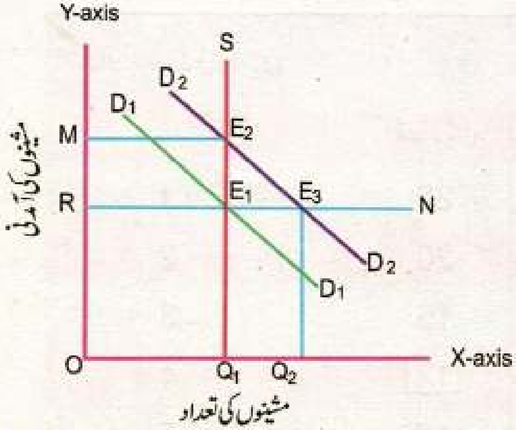

ڈائیگرام میں SQ_1 مشینوں کی رسد کا خط ہے جو مکمل طور پر غیر لچکدار ہے اور خطِ طلب D_1D_1 کو نقطہ E_1 پر قطع کرتا ہے۔ اس پر OR مشینوں کی آمدنی اور OQ_1 مقدار مشینوں کی رسد کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر عرصہ قلیل میں X مشین کی خرابی کی وجہ سے Y مشین کے گاہک بڑھ جائیں تو خطِ طلب D_2D_2 ہو جائے گا اور Y مشین کی آمدنی میں RM کے برابر عارضی اضافہ، مثل لگان کہلائے گا اور عرصہ طویل میں مشینوں کی رسد کا خط RN مکمل طور پر لچکدار ہو جاتا ہے اور توازنی نقطہ E_2 سے E_3 پر واپس آ جاتا ہے اور مثل لگان ختم ہو جاتا ہے۔

12.3 ریکارڈو کا نظریہ لگان (David Ricardo's Theory of Rent)

ڈیوڈ ریکارڈو (David Ricardo) کا یہ نظریہ کلاسیکی نظریہ بھی کہلاتا ہے۔ ریکارڈو نے اپنی کتاب "Principles of Political Economy" میں لگان کی تعریف اِن الفاظ میں کی ہے۔

"لگان زمین کی پیداوار کا وہ حصہ ہے جو ایک کاشتکار زمیندار کو زمین کی ازلی (Original) اور لافانی (Indestructible) صلاحیتوں کے استعمال کے بدلے ادا کرتا ہے۔ چونکہ زمین کے مختلف قطعات، زرخیزی یا محلِ وقوع کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ان پر ایک جیسی محنت اور سرمائے کی اکائیاں لگائی جائیں تو وہ مختلف پیداوار دیتے ہیں۔ پس اعلیٰ اور گھٹیا زمین کی پیداوار کے فرق کو لگان کہا جاتا ہے"۔

ریکارڈو اپنے نظریہ کی وضاحت ایک نو آباد ملک کی مثال سے کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ چار قسم کے قطعاتِ زمین لیتا ہے۔ اِن میں پہلا قطعہ زمین سب سے زیادہ زرخیز فرض کیا جاتا ہے۔ دوسرا قطعہ زمین پہلے سے کم زرخیز ہے۔ تیسرا قطعہ زمین دوسرے قطعہ سے کم

زرخیز اور چوتھا قطعہ زمین سب سے کم زرخیز فرض کیا گیا ہے۔

شروع میں جب لوگ نو آباد ملک میں آباد ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے پہلا قطعہ زمین کاشت کے لئے استعمال کیا۔ کیونکہ یہ قطعہ زمین طلب کے مقابلے میں زیادہ تھا اس لئے اس کا کوئی لگان نہ تھا۔ یعنی یہ زمین بے لگان تھی۔

لیکن کچھ عرصہ کے بعد آبادی بڑھنے کی وجہ سے پہلا قطعہ زمین طلب سے کم ہو گیا چنانچہ دوسرا قطعہ زمین زیرِ کاشت لایا گیا۔ کیونکہ دوسرا قطعہ زمین پہلے قطعہ زمین سے کم زرخیز تھا اسی لئے اس کی پیداواری صلاحیت کم تھی۔ اس طرح پہلے قطعہ زمین اور دوسرے قطعہ زمین کی پیداوار کا فرق پہلے قطعہ زمین کا لگان بن جاتا ہے۔

گوشوارہ سے وضاحت

محنت اور سرمائے کی اکائیاں	گندم فی ایکڑ پیداوار (کوئنٹل میں)			
	'الف' زمین	'ب' زمین	'ج' زمین	'د' زمین
1	25	20	15	12
2	20	15	12	10
3	15	12	10	8
4	12	10	8	6
5	10	8	6	4

گوشوارے کے مطابق الف، ب، ج اور د زمین کے مختلف قطعات کی پیداوار اپنی منفرد پیداواری صلاحیت کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ فرض کریں الف زمین پر محنت اور سرمائے کی ایک اکائی لگانے سے 25 کوئنٹل (Quintal) گندم کی پیداوار حاصل ہوتی ہے جبکہ اسی اکائی کے خرچ کرنے سے ب زمین کی پیداوار 20 کوئنٹل گندم ہے۔ اس طرح الف زمین کا لگان ہوگا

$$25 - 20 = 5$$

یعنی پانچ کوئنٹل گندم

زمین کی طلب کے مطابق اسی طرح زمین ج، اور د، بھی زیرِ کاشت لانے سے ج، زمین بھی لگان دینے لگتی ہے۔ جب آخری قسم کی، د، زمین کاشت کی جاتی ہے تو وہ مختتم زمین ہونے کی وجہ سے بے لگان بن جاتی ہے۔

یہاں فرض کرتے ہیں کہ پیداوار کی ہر اکائی پر لاگت 12 کوئنٹل پیداوار کے برابر آتی ہے۔ اس لیے، الف زمین پر محنت اور سرمایہ کی چار اکائیاں تک لگائی جائیں گی۔ کیونکہ چوتھی اکائی پر 12 کوئنٹل گندم کی پیداوار حاصل ہوتی ہے جو لاگت پیدائش کے برابر ہے۔ اس لیے اس پر مزید کاشت نہیں کی جائے گی اور ب، زمین زیرِ کاشت لائی جائے گی۔ ب، زمین پر تین محنت اور سرمائے کی اکائیاں لگانے سے یہ اپنی لاگت پوری کر لیتی ہے۔ اسی اصول پر ج، زمین پر دو اور د زمین پر ایک محنت اور سرمائے کی اکائی لگائی جائے گی۔

لگان معلوم کرنے کا طریقہ

فارمولا

لگان = کل پیداوار - کل مصارف

Rent = TP - TC

مثال

'الف' زمین کا لگان = (4 x 12) - (25 + 20 + 15 + 12)

= 72 - 48 = 24 کوئنٹل گندم

'ب' زمین کا لگان = (3 x 12) - (20 + 15 + 12)

= 47 - 36 = 11 کوئنٹل گندم

'ج' زمین کا لگان = (2 x 12) - (15 + 12)

= 27 - 24 = 3 کوئنٹل گندم

'د' زمین کا لگان = (1 x 12) -12

= 12 - 12 = 0 کوئنٹل گندم

زمین د ایک مختتم زمین ہے اس لئے یہ لگان نہیں دیتی۔

گوشوارے کی وضاحت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام قسم کی زمینوں پر سرمائے اور محنت کی اکائیاں یوں لگائی جائیں گی کہ ان کی مختتم پیداوار آپس میں مساوی ہو جائے یعنی کل محنت اور سرمایہ کی اکائیاں دس ہوں تو ان میں سے چار زمین 'الف' پر لگائی جائیں گی۔ تین زمین 'ب' پر دو زمین 'ج' پر اور ایک زمین 'د' پر لگائی جائیں گی۔ اس طرح تمام زمینوں کی مختتم پیداوار یکساں ہوگی یعنی 12 کوئنٹل گندم۔

اس نظریہ کی وضاحت ایک اور طریقے سے بھی کی جا سکتی ہے جس میں ہر قطعہ زمین پر محنت و سرمائے کی صرف ایک ایک اکائی لگائی جاتی ہے اور د زمین کی پیداوار کو جو کہ 12 کوئنٹل ہے، الف، ب اور ج زمین کی ایک ایک اکائی کی پیداوار سے منہا کر کے ان کا لگان معلوم کیا جا سکتا ہے جیسے

الف زمین کا لگان = 25 - 12 = 13

ب زمین کا لگان = 20 - 12 = 8

ج زمین کا لگان = 15 - 12 = 3

د۔ زمین چونکہ مختتم زمین ہے اس لئے یہ لگان نہیں دیتی۔

اس صورتحال کی وضاحت درج ذیل ڈائیگرام کی مدد سے بھی کی جاسکتی جس میں OX محور پر مختلف زمینیں اور OY محور پر ان کی پیداوار ظاہر کی گئی ہے۔

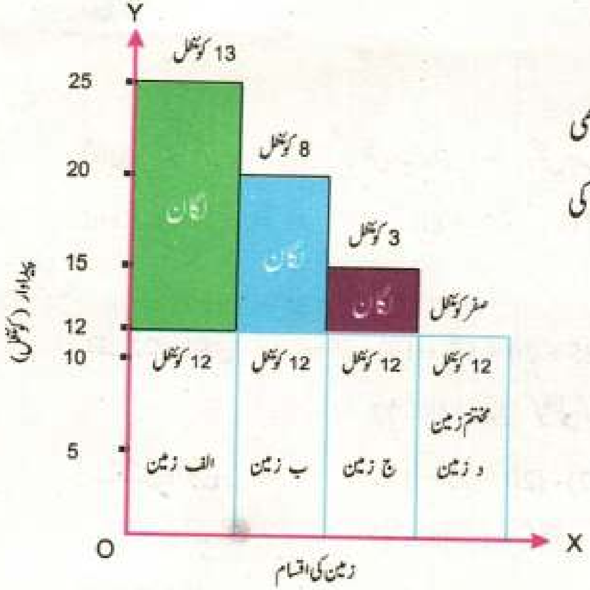

مفروضات (Assumptions)

(i) مکمل مقابلہ (Perfect Competition)

اس نظریہ میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ کاشت کاروں کے درمیان مکمل مقابلہ پایا جاتا ہے۔

(ii) زمین کی زرخیزی کا علم (Knowledge of Fertility of Land)

اس میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ کاشت کاروں کو زمین کی زرخیزی کے بارے میں پہلے سے ہی علم ہوتا ہے کہ کونسا قطعہ زمین زیادہ زرخیز ہے اور کونسا کم زرخیز ہے۔ اس لیے سب سے پہلے زیادہ زرخیز زمین زیرِ کاشت لائی جاتی ہے۔

(iii) زمین کی ازلی اور لافانی صلاحیتیں (Indestructible Qualities of Land)

اِس نظریہ میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ زمین کی صلاحیتیں ازلی اور پائیدار ہیں اور لگان اسکی نہ ختم ہونے والی صلاحیتوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(iv) مختتم زمین کا تصور (Concept of Marginal Land)

ریکارڈو نے مختتم زمین کا اچھوتا تصور پیش کیا جو خود تو بے لگان زمین کہلاتی ہے۔ لیکن باقی زرخیز زمینوں کا لگان مختتم زمین کی پیداوار کی مدد سے ہی متعین ہوتا ہے۔

(v) لگان زمین کی قیمت کا حصہ نہیں (Rent is not a Part of Price of Land)

اِس نظریہ میں چونکہ لگان لاگتِ پیدائش سے زائد پیداوار کو کہا جاتا ہے اس لئے لگان زمین کی قیمت کا حصہ فرض نہیں کیا جاتا۔

(vi) قانونِ تقلیلِ حاصل کا نفاذ (Application of the Law of Diminishing Return)

اِس نظریہ میں یہ مفروضہ بھی قائم کیا گیا ہے کہ معین عاملِ پیدائش زمین پر متغیر عاملینِ پیدائش محنت اور سرمائے کی اضافی اکائیاں لگانے سے قانونِ تقلیل حاصل کا نفاذ ابتدا سے ہی ہو جاتا ہے۔ یعنی مختتم پیداوار کم ہوتی جاتی ہے۔

تنقید (Criticism)

ریکارڈو کے نظریہ پر تنقید بنیادی طور پر اس کے مفروضات پر کی گئی ہے۔ درج ذیل تنقید سے نظریہ کی خامیاں بھی سامنے آتی ہیں۔

(i) مکمل مقابلہ

مکمل مقابلہ کا مفروضہ عملی زندگی میں درست ثابت نہیں ہوتا۔

(ii) زمین کی زرخیزی کا علم ہونا

زمین کی زرخیزی کا کاشت کار کو صرف اُسی وقت علم ہو سکتا ہے جب اُس پر کاشت کی جائے۔ کاشت کاری سے پہلے مختلف زمینوں کی زرخیزی کی درجہ بندی کرنا حقیقت سے قریب نہیں۔

(iii) زمین کی ازلی اور لافانی صلاحیتیں

ریکارڈو کے مطابق لگان زمین کی لافانی اور پائیدار صلاحیتوں کی بنا پر پیدا ہوتا ہے حالانکہ زمین کی ازلی اور پائیدار صلاحیتیں وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ زمین کو مسلسل کاشت کرنے سے اس کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے اور بنجر زمین کو بہتر اور جدید طریقۂ پیدائش سے زرخیز بنایا جا سکتا ہے۔ البتہ کچھ عوامل ایسے ہوتے ہیں جو زمین کی زرخیزی کو متاثر کرتے ہیں مثلاً آب و ہوا اور محلِ وقوع وغیرہ۔

(iv) مختتم زمین کا تصور

ریکارڈو نے مختتم زمین کو بے لگان زمین قرار دیا ہے۔ آج کل کوئی بھی زمین ایسی نہیں جو لگان نہ دے۔ دراصل زمین کا لگان اُس کی پیداواری صلاحیت کی بجائے اُس میں کمیابی کی صفت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس بات کی تصدیق آسٹریلوی معیشت دان مینگر (Manger) نے بھی کی۔ جس کے مطابق "لگان کے پیدا ہونے کی اصل وجہ زمین کا کمیاب ہونا ہے"۔

(v) لگان زمین کی قیمت کا حصہ نہیں

ریکارڈو لگان کو مصارفِ پیدائش میں شامل نہیں کرتا اِس لئے لگان قیمت میں بھی شامل نہیں ہوتا۔ لیکن جدید ماہرین معاشیات لگان کو مصارفِ پیدائش میں شامل کرتے ہیں۔ اِس طرح لگان قیمت کا حصہ بن جاتا ہے۔

(vi) قانونِ تقلیل حاصل کا نفاذ

اِس نظریہ کے مطابق عملِ پیدائش میں شروع ہی سے قانونِ تقلیل حاصل کا نفاذ ہو جاتا ہے۔ جبکہ عملِ پیدائش کے شروع میں

قانونِ تکثیرِ حاصل کا اطلاق ہوتا ہے اور پھر قانونِ یکسانی حاصل کا۔ ان دونوں قوانین کے بعد قانونِ تقلیلِ حاصل کا عمل شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ریکارڈو کا نظریہ صرف قانونِ تقلیل حاصل کو زیرِ بحث لا کر پیدائش کے عمل کی حقیقی عکاسی نہیں کرتا۔

(vii) نامکمل نظریہ

ریکارڈو صرف یہ بیان کرتا ہے کہ مختلف زمینیں لگان کیوں دیتی ہیں۔ لیکن لگان کا تعین کیسے ہوتا ہے اس کی وضاحت نہیں کرتا۔ اس لیے یہ نظریہ نامکمل تصور کیا جاتا ہے۔

(viii) زمین کے علاوہ دیگر عوامل کی اہمیت

ریکارڈو کے نظریے کے مطابق پیداوار کا انحصار صرف زمین کی زرخیزی پر ہوتا ہے۔ لیکن زمین کی زرخیزی میں اضافی محنت، جدید سائنسی طریقہ کار اور بہترین کھاد کا استعمال بھی شامل ہے۔ اسی اعتبار سے زمین کی ازلی اور پائیدار صلاحیتیں بھی بہتر ہو کر زیادہ لگان دینے لگتی ہیں۔

(ix) لگان کا مفہوم واضح نہیں

ریکارڈو ایک طرف تو زمین کے استعمال کے معاوضہ کو لگان قرار دیتا ہے اور دوسری طرف نظریہ کی تفصیل میں مختلف زمینوں کی پیداوار کے فرق کو لگان کہتا ہے۔ اس طرح لگان کا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔

(x) ترتیب کاشت پر اعتراض

پروفیسر راشر (Roscher) اور کیرے (Carey) نے ریکارڈو کی ترتیب کاشت پر اعتراض کیا ہے کہ کاشت کار پہلے سب سے زیادہ زرخیز زمین کو زیرِ کاشت لاتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر سب سے پہلے وہ زمینیں زیرِ کاشت لائی جاتی ہیں جو آبادیوں کے قریب ہوں خواہ وہ بہت زیادہ زرخیز ہوں یا کم زرخیز۔ پروفیسر واکر (Walker) نے بہرحال اِس اعتراض کے جواب میں کہا کہ ریکارڈو زیادہ زرخیز زمین سے مراد وہ زمین لیتے ہیں جو محلِ وقوع کے لحاظ سے بھی مناسب مقام پر ہو۔

12.4 اُجرت (Wage)

تعریف (Definition)

اُجرت سے مراد وہ معاوضہ ہے جو ایک کام کرنے والا اپنی جسمانی یا ذہنی محنت کے صلہ میں حاصل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی دفتر، ادارے یا دوکان پر کام کرنے والا۔ یہ سب اپنی محنت کی اُجرت وصول کرتے ہیں۔

اُجرت کی دو قسمیں ہیں۔

زری اُجرت (Money Wage)

اِسے ظاہری یا متعارف اُجرت (Nominal Wage) بھی کہا جاتا ہے۔ اِس سے مراد وہ معاوضہ ہے جو ایک مزدور یا ملازم کو اُس کی

محنت کے بدلہ میں زر یعنی روپے پیسے کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے ایک کلرک کی اُجرت ماہوار پانچ ہزار روپے یا ایک مزدور کی اُجرت یومیہ سو روپے وغیرہ۔

حقیقی اُجرت (Real Wage)

حقیقی اُجرت میں کسی ملازم کو ملنے والی زری اُجرت کے علاوہ دیگر سہولتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ مثلاً مفت طبی امداد، وردی، مکان، کار وغیرہ۔

حقیقی اُجرت کے تعین کرنے والے عوامل (Determinants of Real Wage)

حقیقی اُجرت میں کمی بیشی کا دارومدار درج ذیل عوامل پر ہوتا ہے۔

(i) زری قوتِ خرید

زری قوتِ خرید حقیقی اُجرت کو متاثر کرتی ہے۔ اشیا کی قیمتوں کی سطح مختلف مقامات پر مختلف ہوتی ہے۔ اِس لئے اِن مقامات پر کام کرنے والے اشخاص کی حقیقی اُجرت بھی مختلف ہوتی ہیں اگر قیمتیں زیادہ ہوں تو حقیقی اُجرت کم ہو جاتی ہے اگر قیمتیں کم ہوں تو حقیقی اُجرت زیادہ ہو جاتی ہے۔

(ii) آمدنی میں اضافہ کا امکان

اگر کسی شخص کو اپنے بنیادی کام کے علاوہ مزید کام ملنے کا اِمکان ہو تو اِس کی حقیقی اُجرت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایک ڈرائیور اگر دن میں مالک کی گاڑی چلائے اور رات کو گھر کی چوکیداری کرے تو اِس کی حقیقی آمدنی اس خانسامے سے زیادہ ہوگی جو صرف کھانا پکانے کا کام کرتا ہے۔ اِسی طرح اگر ایک کلرک صبح دفتر میں کام کرے اور شام کو کسی وکیل کے چیمبر میں کام کرے تو اس کی حقیقی آمدنی بڑھ جاتی ہے۔

(iii) اُجرت کے علاوہ سہولتیں

اگر کسی پیشے میں اُجرت کے ساتھ ساتھ دیگر سہولتیں بھی میسر ہوں تو حقیقی آمدنی زیادہ ہوتی ہے مثلاً بینک ملازمین کو اُجرت کے ساتھ دیگر سہولتیں ملتی ہیں۔ اس لئے اِن کی حقیقی آمدنی کئی دیگر شعبوں سے وابستہ ملازمین سے زیادہ ہوتی ہے جہاں صرف ماہوار تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(iv) ملازمت کا مستقل یا عارضی ہونا

اگر ملازمت مستقل نوعیت کی ہو تو حقیقی اُجرت زیادہ ہوتی ہے اور اگر ملازمت عارضی نوعیت کی ہو تو حقیقی اُجرت کم تصور کی جاتی ہے۔

(v) کام کے اوقات

حقیقی اُجرت کا انحصار کام کے اوقاتِ کار پر بھی ہوتا ہے۔ اگر دو مختلف ملازمین کی اُجرت پانچ ہزار روپے ہو لیکن پہلے کو دوسرے کے

مقابلے میں زیادہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے تو پہلے کی حقیقی اُجرت دوسرے کی نسبت کم ہوگی۔

(vi) کام کا ماحول

کام کا ماحول اچھا اور صاف ستھرا ہو تو ملازم صحت مند رہتا ہے۔ اس طرح اس کی حقیقی اُجرت زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر کام کا ماحول غیر صحت مند ہو تو ملازم آئے دن بیمار رہتا ہے اس طرح اس کی حقیقی اُجرت کم ہوتی ہے۔

(vii) ترقی کے اِمکانات

جن پیشوں میں ترقی کے اِمکانات زیادہ ہوں وہاں حقیقی اُجرتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں اور جن پیشوں میں ترقی کے امکانات نہ ہوں وہاں حقیقی اُجرتیں بھی کم ہوتی ہیں بے شک زری اُجرت دونوں میں یکساں ہو۔

(viii) معاشرے میں سماجی مقام

جس پیشے کا سماجی مقام بلند تصور کیا جاتا ہے اس کی حقیقی اُجرت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں محکمہ سول سروس میں ملازمین کو زیادہ اختیارات حاصل ہیں اِس لیے اِس محکمے میں ملازمین کی حقیقی اُجرت زیادہ ہے۔ اس کے برعکس تعلیم کے محکمہ میں اختیارات کی کمی ہے جس سے اس محکمہ میں کام کرنے والے اساتذہ کی حقیقی اُجرت کم تصور ہوتی ہے۔

(ix) پیداواری صلاحیت

پیداواری صلاحیت میں اضافہ سے بھی حقیقی اُجرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر کسی ملازم کی پیداواری صلاحیت زیادہ ہو تو اُس کی طلب میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے جس سے حقیقی اُجرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

12.5 نظریہ مختتم پیداواری (Marginal Productivity Theory)

ہر فرم اس مفروضہ پر کام کرتی ہے کہ وہ بیش ترین یا زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرے گی۔ اس مفروضہ پر محنت کی طلب کا نیو کلاسیکل نظریہ قائم ہے۔ اس کو نظریہ مختتم پیداواری بھی کہتے ہیں۔

محنت کی منڈی میں ایک فرم وہاں بیش ترین منافع حاصل کرے گی جہاں ایک اگلی محنت کی اکائی لگانے سے اس کے مختتم مصارف مختتم وصولی کے برابر ہو جائیں یعنی

محنت کے مختتم مصارف = محنت کی مختتم وصولی پیداوار

(Marginal Cost of Labour = Marginal Revenue Product of Labour)

علامتی طور پر

$$MC_L = MRP_L$$

اگر اضافی محنت کی اکائی لگانے سے فرم کے مختتم مصارف کی نسبت مختتم وصولی میں زیادہ اضافہ ہوتا ہے تو وہ زیادہ منافع کمائے

گی۔ پس وہ مزید محنت کی اکائی لگاتی ہے۔ لیکن جب مزید محنت کی اکائیاں لگائی جاتی ہیں تو قانون تقلیل حاصل کا نفاذ ہو جاتا ہے اس طرح ہر اگلی محنت کی اکائی پچھلی اکائی سے کم پیداوار دیتی ہے۔ آخر کار زائد محنت کی اکائی کی مختتم وصولی اس کے مختتم مصارف کے برابر ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر فرم مزید محنت کی اکائیاں لگانا بند کر دے گی کیونکہ یہاں وہ زیادہ سے زیادہ منافع کمائے گی اور مزید منافع کمانے کا امکان نہیں ہو گا۔

محنت کے مختتم مصارف اور مختتم وصولی کی پیائش

(Measurement of Marginal Cost and Marginal Revenue of Labour)

محنت کے مختتم مصارف (MC_L)

مختتم مصارف، محنت کی ایک اضافی اکائی لگانے کے مصارف ہوتے ہیں۔ مکمل مقابلہ کی منڈی میں فرم منڈی میں رائج اُجرت کو قبول کرتی ہے اور اس میں تبدیلی نہیں لا سکتی۔ اس طرح وہ اُفقی خطِ رسد کا سامنا کرتی ہے (It faces horizontal supply curve) اسلئے محنت کے مختتم مصارف دراصل اس کی اُجرت ہی ہوتی ہے یعنی

محنت کے مختتم مصارف = اُجرت

علامتی طور پر $MC_L = W$

محنت کی مختتم وصولی پیداوار (MRP_L)

محنت کی ایک اگلی یا اضافی اکائی لگانے سے ایک فرم کی وصولی میں جو اضافہ ہوتا ہے وہ مختتم وصولی پیداوار (MRP_L) کہلاتی ہے۔ یعنی مختتم وصولی پیداوار سے مراد وہ اضافی پیداوار ہے جو آخری مزدور لگانے سے حاصل ہوتی ہے۔

مختتم وصولی پیداوار، محنت کی مختتم مادی پیداوار اور محنت کی مختتم وصولی کے حاصل ضرب کے برابر ہوتی ہے۔

مختتم وصولی پیداوار = مختتم مادی پیداوار x محنت کی مختتم وصولی

علامتی طور پر $MRP_L = MPP_L \times MR_L$

ایک فرم کے لیے بیش ترین منافع پر روزگار کی سطح

(Employment Level of a Firm with Maximum Profit)

گوشوارہ سے وضاحت

ایک فرم اس حد تک مزدور ملازم رکھے گی جہاں اس کے آخری مزدور کی مختتم پیداوار، محنت کی منڈی میں طے شدہ اُجرت کے برابر ہو جائے۔

گوشوارہ

محنت کی اکائیاں	کل وصولی پیداوار TRP_L (روپوں میں)	مختتم وصولی پیداوار MRP_L (روپوں میں)	منڈی کی طے شدہ اُجرت W (روپوں میں)
1	130	130	100
2	250	120	100
3	360	110	100
4	460	100	100
5	550	90	100
6	630	80	100
7	700	70	100

اوپر کے گوشوارے میں فرض کیا گیا ہے کہ شے کی فی اکائی قیمت 10 روپے ہے مثلاً پہلے مزدور کی مختتم وصولی پیداوار 130 روپے ہے جو کہ اس کی مختتم پیداوار 13 اکائیوں کو 10 روپے سے ضرب دیکر حاصل کی گئی ہے یعنی 130=13x10 روپے۔ محنت کی اکائیوں میں بتدریج اضافہ کرنے سے مختتم وصولی پیداوار MRP_L کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں ہم فرض کرتے ہیں کہ ناظم اپنے کاروبار میں زمین اور سرمائے کی مقدار یکساں رکھتے ہوئے متغیر عامل محنت کی مقدار بڑھاتا ہے۔ اس مفروضے کی بنیاد پر قانون تقلیل حاصل کا نفاذ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر اگلی محنت کی اکائی کم پیداوار دیتی ہے۔ گوشوارے کے مطابق پہلی اکائی پر مختتم وصولی پیداوار 130 روپے ہوتی ہے جبکہ اُجرت 100 روپے ہے۔ یوں ناظم کو 30 روپے (130-100) کے برابر منافع حاصل ہوتا ہے۔ جب محنت کی دوسری اکائی لگائی جاتی ہے تو مختتم وصولی پیداوار 120 روپے ہوتی ہے جو ابھی بھی مروجہ اُجرت سے بلند ہے۔ اس طرح فرم اس وقت تک مزدوروں کی مقدار میں اضافہ کرتی جائے گی جب تک مختتم وصولی پیداوار MRP_L اُجرت W کے برابر نہ ہو جائے۔ یہ مقام محنت کی چار اکائیاں لگانے سے حاصل ہوتا ہے جہاں مختتم وصولی پیداوار اور اُجرت دونوں 100 روپے کے برابر ہیں جو گوشوارہ میں سایہ دار رقبہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مزید مزدور لگانے سے فرم کی مختتم وصولی پیداوار MRP_L مروجہ اُجرت W سے کم ہو جاتی ہے جس سے فرم کو نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے فرم کی بیش پیداواری کی حد پر روزگار کی سطح وہاں ہوتی ہے جہاں محنت کی مختتم وصولی پیداوار MRP_L مروجہ شرح اُجرت کے برابر ہو جاتی ہے۔

علامتی طور پر $MRP_L = W$

ڈائیگرام سے وضاحت

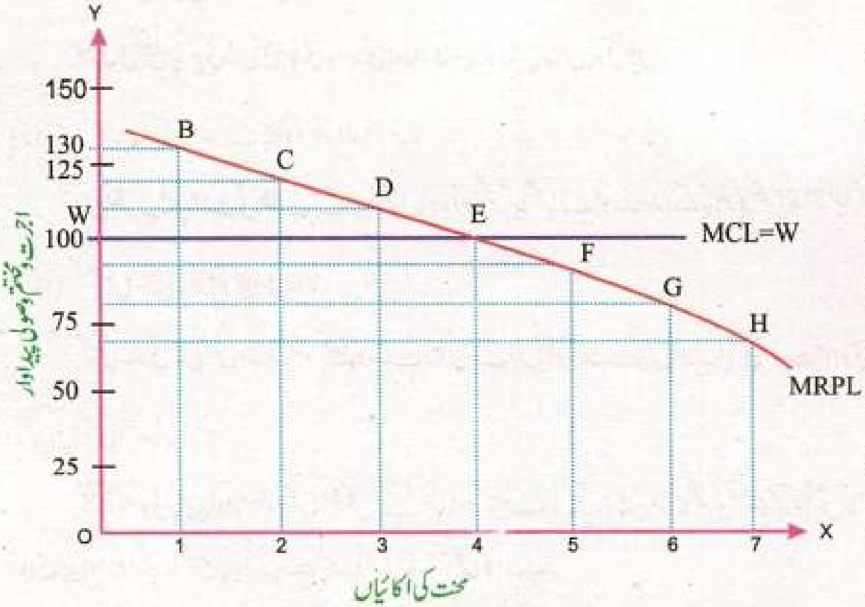

ڈائیگرام میں MRP_L کے خط کے ساتھ MC_L کا خط بھی بنایا گیا ہے جو اُجرت W کے برابر ہے۔ یہاں MC_L کا خط افقی شکل کا ہے کیونکہ محنت کی منڈی میں مکمل مقابلہ موجود ہے۔ جب تک مختتم وصولی پیداوار MRP_L کا خط مختتم مصارف MC_L خط کے اُوپر رہتا ہے اِس وقت تک محنت کی مقدار بڑھتی جائے گی۔ کیونکہ محنت کی اکائیوں میں اضافہ پیداوار میں اضافہ کرے گا۔ نقطہ E پر مختتم وصولی پیداوار، اُجرت کے برابر ہو جاتی ہے۔ اس لیے محنت کی چار اکائیوں تک یہ فرم بیش ترین منافع کمائے گی۔

مفروضات (Assumptions)

(i) محنت کی منڈی میں مکمل مقابلہ پایا جاتا ہے۔

(ii) محنت کی تمام اکائیاں پیداوار کے لحاظ سے ایک جیسی ہیں۔

(iii) محنت میں نقل پذیری کی صفت موجود ہے۔

(iv) مروجہ شرحِ اُجرت پر محنت کی رسد لچکدار ہے۔

(v) جب زمین اور سرمایہ کی معین اکائیوں پر محنت کی اکائیاں یکے بعد دیگرے بڑھائی جائیں تو قانون تقلیل حاصل کا نفاذ ہوتا ہے۔

تنقید (Criticism)

(i) پیداواری استعداد میں عدم یکسانیت

مزدوروں کی پیداواری استعداد میں یکسانیت نہیں بلکہ فرق پایا جاتا ہے۔ ہر مزدور ذہنی و جسمانی لحاظ سے دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اس مفروضہ سے یہ نظریہ کمزور پڑ جاتا ہے۔

(ii) محنت کی نقل پذیری میں رکاوٹ

محنت کی نقل پذیری میں کئی سماجی، معاشی اور انتظامی رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔

(iii) محنت کے رسد کے پہلو کو نظر انداز کرنا

اس نظریہ میں محنت کی طلب کے پہلو کو زیادہ اُجاگر کیا گیا ہے اور رسد کے پہلو کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

(iv) مکمل مقابلہ کا موجود نہ ہونا

حقیقی زندگی میں مکمل مقابلہ کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس لئے اس مفروضہ سے اس نظریہ کی عملی اہمیت کم ہو گئی ہے۔

(v) باہمی انحصار

مختتم وصولی یا پیداوار معلوم کرنا مشکل ہے۔ پیداوار، محنت، سرمایہ، زمین اور ناظم کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس لئے محنت کی مادی پیداوار کو دیگر عاملین پیدائش سے علیحدہ کرنا ایک مشکل کام ہے۔

(vi) یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ کاروبار شروع ہی سے قانون تقلیل حاصل کے تابع ہو۔ پہلے وہ قانون تکثیر حاصل کے تابع ہوتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس پر قانون تقلیل حاصل کا نفاذ ہوتا ہے۔

12.6 مزدور انجمنیں (Labour Unions)

مزدور انجمن سے مراد کسی پیشہ کے مزدوروں کی ایک ایسی تنظیم ہوتی ہے جو مشترکہ حقوق کے لیے وجود میں آتی ہے۔

پروفیسر ویب (Professor Webb) کے الفاظ میں

''مزدور انجمن ایسی باقاعدہ اور منظم تنظیم ہوتی ہے جس کا نصب العین مزدوروں کی مادی اور اخلاقی حالت کو برقرار رکھنا اور اس میں مزید بہتری کی کوشش کرنا ہے''۔

پروفیسر سڈنی (Professor Sidney) کے مطابق

''مزدور انجمن مزدوروں کی ایک مستقل انجمن ہوتی ہے جس کا مقصد مزدوروں کے روزگار کے حالات کو خاص سطح پر برقرار رکھنا اور انہیں بہتر بنانا ہوتا ہے''۔

مزدور انجمنوں کے فرائض یا مقاصد (Functions or Purposes ، ` Labour Unions)

1۔ مزدوروں کی مادی اور اخلاقی حالت کو بہتر بنانا

مزدور انجمنیں زیادہ اُجرت طے کر کے اور زیادہ سہولتیں حاصل کر کے مزدور کی مالی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرتی ہیں۔

2۔کام کی شرائط کو آسان اور مناسب بنانا

مزدور انجمنیں کام کی شرائط کو مناسب اور آسان بنانے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ مزدوروں کو ناجائز تنگ نہ کیا جائے۔انہیں مقررہ وقت پر اُجرت ملتی رہے۔مزدوروں کی بے جا برطرفی کو روکا جاسکے اور حادثے اور بیماری کی صورت میں مناسب معاوضہ دلایا جائے۔

3۔کام کے ماحول کو بہتر بنانا

انجمنیں کام کے ماحول کو خوشگوار بناتی ہیں۔کارخانے میں صفائی اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کو یقینی بناتی ہیں تاکہ مزدور کی محنت پیداوار زیادہ ہو اور اُجرتوں میں اضافہ ممکن بنایا جاسکے۔

4۔استعدادِ کار میں اضافہ

انجمن کی کوششوں سے کارخانے میں مستقل نوعیت کی ایک بہترین فضا قائم ہوتی ہے جس سے مزدور کا استحصال کم ہوتا ہے۔یوں مزدور خوشی اور لگن سے کام کرتا ہے اور اس کی استعدادِ کار میں اضافہ ہوتا ہے جس سے اُجرتوں میں اضافے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

5۔مزدوروں کی قوتِ سودابازی کو مضبوط بنانا

انجمن محنت کی رسد پر کنٹرول کر کے مزدور کی قوت سودابازی کو مالک کے مقابلے میں مضبوط بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

6۔مزدوروں کے مسائل سے انتظامیہ کو آگاہی دلانا

انجمن کا یہ اہم فرض ہے کہ وہ مزدوروں کے متعلق تمام مسائل اور اُن کے جائز مطالبات انتظامیہ تک پہنچائے تاکہ کام تسلسل سے چلتا رہے۔آجر اور مزدور میں بہتر تعلق پیداوار کو بڑھاتا ہے۔

7۔حادثات کی صورت میں معاوضہ کی ادائیگی کروانا

بعض اوقات کام کے دوران اچانک حادثے کی وجہ سے مزدور معذور ہو جاتا ہے اور کام کے قابل نہیں رہتا۔اس صورت میں انجمن اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ آجر معقول معاوضہ ادا کرے۔

8۔مزدوروں کے بچوں کے لئے تعلیم و رہائش کی سہولتوں کا انتظام کرنا

انجمن اس بات کی بھی بھرپور کوشش کرتی ہے کہ وہ مزدور کے بچوں کو مفت تعلیم دلوانے کا انتظام کرے۔انجمن مزدوروں کی رہائشی کالونیاں بنوانے کی بھی کوشش کرتی ہے۔

9۔مزدوروں کے مقدمات کی پیروی کرنا

آجر اور مزدور کے جھگڑے کبھی کبھی قانونی چارہ جوئی تک پہنچ جاتے ہیں۔انجمن اپنی مداخلت سے مقدمات کا فیصلہ کروانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

10۔رسد پر کنٹرول

انجمن مناسب اقدامات کر کے مزدوروں کی رسد پر کنٹرول کرتی ہے تاکہ شرحِ اُجرت مناسب سطح پر مقرر رہے۔ محنت کی طلب کی نسبت اگر رسد زیادہ ہو جائے تو اُجرت کے گرنے کا امکان ہوتا ہے۔

11۔پنشن کا انتظام

مزدور انجمن بڑھاپے کے لئے پنشن کا انتظام کرواتی ہیں۔

12۔مزدوروں میں اتحاد قائم رکھنا

انجمن کی کامیابی کے لئے ضروری ہے مزدوروں کے درمیان اتحاد قائم رہے۔اس لئے انجمن وقتاً فوقتاً مزدوروں سے ملاقات کر کے ان کی رائے لیتی رہتی ہے اوراس طرح مزدوروں کو متحد رکھتی ہے تاکہ اپنے مقاصد حاصل کرتی رہے۔

12.7 کم سے کم اُجرت (اجرت اقل) کا تصوّر (Concept of Minimum Wages)

حکومت آجروں کے ہاتھوں مزدوروں کا استحصال ختم کرنے اور مزدوروں کے مالی حالات سدھارنے کے لئے مختلف صنعتوں یا ملکی سطح پر تمام صنعتوں میں مزدوروں کی اُجرتوں کی کم سے کم حد مقرر کر دیتی ہے جسے "اُجرت اقل" کہتے ہیں۔اس اُجرت سے کم اُجرت دینا قانونی طور پر جرم ہوتا ہے۔مزدوروں کی کم سے کم اُجرت مقرر کرتے وقت مزدوروں کی استعداد، قیمتوں کی عمومی سطح اور کام کی نوعیت کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے اُجرتوں کا یہ معیار مستقل نوعیت کا نہیں ہوتا بلکہ قیمتوں کی تبدیلیوں سے یہ معیار بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اُجرت اقل کے فوائد (Advantages of Minimum Wages)

1۔مزدور کا استحصال ناممکن (No Exploitation of Labourer)

مزدوروں کی کم از کم اُجرتیں مقرر کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا استحصال ناممکن ہو جاتا ہے اور کم از کم اُجرتیں ہر حال میں ادا کرنی پڑتی ہیں تاکہ آجر مزدوروں کی طرف سے قانونی چارہ جوئی سے بچ سکے۔

2۔بہتر معیارِ زندگی (Better Standard of Living)

اُجرتوں کا کم از کم معیار مقرر کرتے وقت قیمتوں کی سطح کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔اس طرح مزدور کی قوتِ خرید میں کمی نہیں ہوتی اور وہ اطمینان سے عملِ پیدائش میں اپنا کردار ادا کرتا رہتا ہے۔

3۔صلاحیت میں اضافہ (Increase in Efficiency)

معقول اُجرت کی وجہ سے مزدوروں کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور وہ دلجمعی سے کام کر کے پیداوار میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں۔

4۔بہتر معاشرتی اور سماجی حالت (Better Social Conditions)

اقل اُجرت کی وجہ سے مزدور اپنے اردگرد کے ماحول سے مطمئن ہوتے ہیں اور احساسِ محرومی کا شکار نہیں ہوتے۔اس طرح ان کی

معاشرتی اور سماجی حالت میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

5۔آجرین کی مستعدی میں اضافہ (Increase in the Efficiency of Producers)

کم سے کم اُجرت دینے کے لئے صرف مستعد آجرین ہی شعبے میں رہ جاتے ہیں۔ نااہل اور غیر مستعد آجرین آخر کار اپنا کام بند کر دیتے ہیں۔

6۔معاشی انصاف کا حصول (Provision of Economic Justice)

مزدوروں کو ان کی مزدوری کا حق مل جاتا ہے اس طرح معاشی انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں

اُجرتِ اقل کے نقصانات (Disadvantages of Minimum Wages)

1۔اشیا کی قیمتوں میں اضافہ (Increase in Prices of Goods)

کم سے کم اُجرت مقرر ہونے سے لاگت پیدائش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آجرین اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کر دیتے ہیں یوں حقیقی اُجرتیں کم ہو جاتی ہیں اور مزدوروں کی قوتِ خرید کم ہو جاتی ہے۔

2۔بے روزگاری میں اضافہ (Increase in Un-employment)

نااہل اور غیر مستعد آجر کم سے کم اُجرت دینے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس لئے یا تو وہ کاروبار بند کر دیتے ہیں یا مزدوروں کی بجائے مشینوں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں یوں بے روزگاری پیدا ہوتی ہے۔

3۔مستعد مزدوروں کو نقصان (Loss to Efficient Labourers)

کم سے کم اُجرت مقرر ہونے سے ایک پیشے میں کام کرنے والے تمام مزدوروں کو یکساں اُجرت ملتی ہے۔ اس طرح غیر مستعد مزدور تو فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن محنتی اور مستعد مزدور نقصان میں رہتے ہیں کیونکہ ان کو ان کی محنت کے مساوی اُجرت نہیں ملتی۔

4۔نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی (Discouragement of Private Investment)

کم سے کم اُجرت مقرر ہونے سے آجرین کا منافع کم ہو جاتا ہے اس لئے نجی سرمایہ کاری کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

5۔ کم سے کم اجرت کے تعین اور نفاذ میں مشکلات
(Difficulties in Determining and Implementing Minimum Wages)

کم سے کم اُجرت کا تعین ایک مشکل کام ہے کیونکہ اس کے تعین کے لئے کوئی معیاری پیمانہ موجود نہیں لیکن اگر کم سے کم اُجرت کا تعین کر بھی لیا جائے تو اس کے نفاذ کا عمل نہایت پیچیدہ اور مشکلات سے بھرپور ہے۔

12.8 سود (Interest)

سرمائے کے استعمال کے معاوضہ کو سود کہا جاتا ہے۔ سرمایہ زر کے علاوہ خام مال، عمارات، مشینوں اور آلات واوزار کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ آج کل بہت سے کسان، تاجر اور دیگر کاروباری لوگ بنکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں سے قرضہ لے کر کاروبار چلاتے ہیں اور اس کے عوض انہیں سود ادا کرتے ہیں۔

پروفیسر ایسٹھم (Professor Eastham) کے مطابق ''نقد زر کو اپنی تحویل میں رکھنے کی بجائے کسی کو ادھار دینے سے انسان کو بعض فوائد سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اس محروی کا معاوضہ سود ہے۔''

پروفیسر کینز (Professor Keynes) کے مطابق ''سود اس معاضہ کو کہتے ہیں جو زر نقد کی ترجیح سے دستبرداری کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے''

سود کی اقسام (Kinds of Interest)

سود کی درج ذیل دو اقسام ہیں۔

(i) خالص سود (Net Interest) (ii) مرکب سود (Gross Interest)

(i) خالص سود (Net Interest)

خالص سود خالص سرمایہ کے استعمال کا معاوضہ ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی اور رقم شامل نہیں ہوتی۔

(ii) مرکب سود (Gross Interest)

جب خالص سود میں کچھ اور رقوم شامل ہو جاتی ہیں تو یہ مرکب سود بن جاتا ہے۔ مرکب سود میں خالص سود کے علاوہ درج ذیل معاوضے شامل ہوتے ہیں۔

(i) خطرات کا معاوضہ (Reward of Risks)

قرض دینے والے کو یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ شاید قرض لینے والا کاروبار میں نقصان کے باعث قرض ادا کرنے کے قابل نہ رہے یا اس کی نیت خراب ہو جائے اور وہ قرضہ واپس کرنے سے انکار کر دے۔ ان خطرات کے پیش نظر قرض دینے والا مقروض سے خالص سود کے علاوہ کچھ زائد رقم بھی وصول کرتا ہے جسے خطرات کا معاوضہ سمجھا جاتا ہے اس رقم کو مرکب سود میں شامل کیا جاتا ہے۔

(ii) دشواریاں برداشت کرنے کا معاوضہ (Reward for Facing the Difficulties)

بسا اوقات رقم کی واپسی کے سلسلے میں قرض خواہ کو بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کے لئے وہ اصل شرح سود سے کچھ زائد معاوضہ طلب کرتا ہے مثلاً مقروض کے پیچھے جانا اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا۔ انکاری ہونے کی صورت میں مقروض کے خلاف

قانونی کارروائی کی ذہنی اور مالی پریشانی سے دوچار ہونا وغیرہ۔

(iii) حساب کتاب کے اخراجات (Expenditures on Accounting)

جو لوگ اور ادارے قرضوں کے لین دین کا کاروبار کرتے ہیں انہیں حساب کتاب رکھنے کے لیے تنخواہ دار ملازم رکھنا پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دوسرے اخراجات مثلاً دفتر کا کرایہ اور دیگر ضروری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اخراجات بھی خالص سود میں شامل کر لئے جاتے ہیں۔ مختصر طریقے سے مساوات کی شکل میں یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔

مرکب سود = خالص سود + خطرات کا معاضہ + دشواریاں برداشت کرنے کا معاوضہ + حساب کتاب کے اخراجات

12.9 زرِ نقد کی ترجیح کا نظریہ (Liquidity Preference Theory of Interest)

یہ نظریہ جے۔ ایم۔ کینز نے 1936 میں اپنی شہرہ آفاق کتاب (General Theory of Interest, Money and Employment) میں پیش کیا۔ اس کے مطابق سود اس چیز کا معاوضہ ہے کہ قرض دینے والا اپنی رقم کو نقد زر کی صورت میں رکھنے سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ نقدی کی صورت میں روپیہ اپنے پاس رکھنے سے لوگ اپنے مختلف مقاصد پورے کرتے رہتے ہیں اور انہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ لیکن قرض دینے کی صورت میں وہ اپنی رقم کی سیال پذیری یا نقدیت سے دستبردار ہوتے ہیں اور اسے اپنی مرضی سے خرچ نہیں کر سکتے۔ اس دستبرداری یا محرومی کے صلہ میں جو رقم، اصل رقم سے زائد لیتے ہیں وہ سود کہلاتا ہے۔

شرح سود کے تعین کے لئے پہلے زر کی طلب و رسد کی وضاحت درج ذیل ہے۔

زر کی طلب (Demand for Money)

زر کی وہ مقدار جو لوگ اپنے پاس نقد شکل میں رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں زر کی طلب کہلاتی ہے۔ کینز کے مطابق زر کو نقد رکھنے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(i) روزمرہ ضروریات کی طلب (Transaction Demand for Money)

روزمرہ معاملات کو طے کرنے کے لئے ہمیں صبح و شام نقد پیسے کی ضرورت رہتی ہے۔ افراد، گھرانے اپنی روزمرہ ضروریات کے لئے جتنی رقم اپنے پاس رکھتے ہیں اسے طلب زر برائے لین دین بھی کہتے ہیں مثلاً گھی، گوشت، سبزی، کپڑا، پھل، مکان کا کرایہ، بچے کی سکول میں فیس وغیرہ۔

ایک ملک میں محرک لین دین کے لئے مطلوبہ زرِ نقد کی مقدار کا انحصار قومی آمدنی پر ہوتا ہے۔ اگر ملک میں سرمایہ کاری بڑھ جائے تو لوگوں کی مجموعی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے گھریلو اور لین دین کے لئے زیادہ نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے یعنی نقدیت کی ترجیح زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ملک میں سرمایہ کاری کی سطح پست ہو تو لوگوں کی مجموعی آمدنی کم ہوتی ہے جس سے ترجیح زرِ نقد برائے ضروریات بھی کم ہو جاتی ہے۔ کینز کے مطابق روزمرہ لین دین کے لئے نقد رقم کا آمدنی سے مثبت رشتہ ہے مساوات کی شکل میں ہم یوں لکھ سکتے ہیں۔

$M_{td} = f(y)$ (Transaction demand for money is the function of income)

(ii) - کاروباری محرک (Business Motive)

کاروبار کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی آجرین اور دیگر کاروباری ادارے نقد رقم اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں مثلاً خام مال کی قیمت ادا کرنے کے لیے، مزدوروں کو اُجرتیں دینے کے لیے اور مشینوں کی مرمت وغیرہ کے لیے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ کاروباری لوگ کس قدر نقد رقم اپنے پاس رکھیں گے اس کا دارومدار فرم کی مجموعی خرید و فروخت کی مقدار پر ہوتا ہے۔

(iii) ناگہانی ضروریات کے لیے زر کی طلب (The Precautionary Demand for Money)

بعض لوگ اس لئے اپنے پاس نقد زر رکھتے ہیں کہ ناگہانی ضروریات یا غیر متوقع اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔ اس قسم کے اخراجات کا تعلق، بیماری، حادثہ اور بے روزگاری وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ ان اچانک اخراجات کو پورا کرنے کے لئے نقد زر اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ناگہانی ضروریات کے لئے زر کی طلب بھی آمدنی کی بنیاد پر طے ہوتی ہے اور شرح سود میں تبدیلی اس پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔

(iii) تخمینی ضروریات کے لیے زر کی طلب (The Speculative Demand for Money)

تخمینی ضروریات کی زر کی طلب کا انحصار شرح سود پر ہوتا ہے۔ اسی لیے کلی معاشیات میں ایک اہم حصہ زر کے تجزیہ کا ہے۔

لوگوں کے پاس دولت یا اثاثے کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے دو اہم باتیں غور طلب ہوتی ہیں خطرہ اور زیادہ سے زیادہ منافع کا حصول۔ ہم سب کم سے کم خطرہ (Risk) اور زیادہ سے زیادہ منافع کو ترجیح دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ کاروبار میں جتنا زیادہ خطرہ ہوتا اتنا ہی زیادہ منافع ہوتا ہے۔ کینز کے مطابق لوگ نقد زر رکھنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ یہ محفوظ ہوتا ہے۔ اگرچہ اس سے منافع حاصل نہیں ہوتا۔ اس طرح کم شرح سود پر چونکہ لوگوں کو خاطر خواہ منافع کی توقع نہیں ہوتی اس لئے تخمینی زر کی طلب زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر شرح سود بڑھ جائے تو زر نقد محفوظ رکھنے پر ان کو اس منافع سے دستبردار ہونا پڑے گا جو وہ قرضے پر دے کر کما سکتے ہیں۔ اس لیے زیادہ شرح سود پر زر کی تخمینی طلب گر جاتی ہے۔ اسے مساوات کی صورت میں اس طرح لکھ سکتے ہیں۔

$M_{sd} = f(r)$ (Speculative demand for money is the function of interest rate)

زر کی رسد (Supply of Money)

زر کی رسد کا تعلق درج ذیل باتوں پر ہوتا ہے۔

i۔ دھاتوں کی فراہمی

ii۔ زر کے اجرا کے سلسلے میں مرکزی بنک کی پالیسی

iii۔ زر کی رفتارِ گردش

چونکہ عرصہ قلیل میں دھاتوں کی فراہمی، زر کے اجراء کے بارے میں مرکزی بنک کی پالیسی اور زر کی رفتار گردش میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس لیے زر کی رسد معین رہتی ہے اور خط رسد OX پر عمودی ہوتا ہے۔

شرح سود کا تعین (Determination of Interest Rate)

مالیاتی توازن (Monetary Equilibrium) اسی مقام پر ہوتا ہے جہاں شرح سود کی سطح ایسی ہو کہ زر کی طلب اور رسد آپس میں برابر ہو جائیں۔ نقدیت کی ترجیح کا نظریہ سود درج ذیل ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔

کینز کے اس نظریہ کو (Portfolio Theory) بھی کہتے ہیں۔

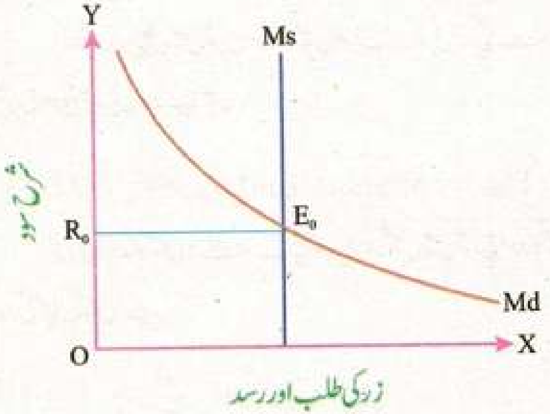

ڈائیگرام میں OX محور پر زر کی طلب و رسد اور OY محور پر شرح سود لی گئی ہے۔ یہاں زر کی رسد معین فرض کی گئی ہے اس لئے زر کی رسد کا خط Ms مکمل طور پر غیر لچکدار (Perfectly Inelastic) اور عمودی ہے۔ زر کی طلب Md کا خط منفی ڈھلان رکھتا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ شرح سود کے گرنے سے زر کی مقدار طلب بڑھتی ہے۔

زر کی رسد اور طلب دونوں نقطہ Eo پر برابر ہیں۔ اسی طرح Eo کے متوازی ORo شرح سود متعین ہوتی ہے۔ لیکن اگر زر کی رسد معین رہتے ہوئے زر کی طلب میں اضافہ ہو جائے تو شرح سود بڑھ جاتی ہے اور زر کی طلب میں کمی سے شرح سود کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زر کی طلب میں اگر کوئی تبدیلی نہ آئے اور زر کی رسد میں اضافہ ہو تو شرح سود گر جاتی ہے اور زر کی رسد میں کمی سے شرح سود بڑھ جاتی ہے۔

کینز کے نظریہ سود پر تنقید (Criticism on Keynesian Theory of Interest)

(1) زر کی رسد کا مفہوم غیر واضح (The Meaning of Supply of Money is not Clear)

کینز کبھی زر کی رسد میں صرف زر نقد کو شامل کرتے ہیں اور کبھی اس میں اعتباری زر کو بھی شامل کر لیتے ہیں جس سے نظریہ واضح نہیں ہوتا۔

(2) بچتوں اور سرمایہ کی مقدار کے اثر کو نظر انداز کرنا

(Effect of Savings and Investment is Ignored)

کینز کے مطابق شرح سود کا تعین صرف زر کی رسد اور طلب کے توازن سے ہوتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ شرح سود بچتوں اور سرمایہ کی مقدار میں تبدیلی سے بھی متاثر ہوتی ہے۔

(3) سرمائے کی مختتم استعداد اور شرح سود
(Marginal Efficiency of Capital and Rate of Interest)

کینز کے مطابق سرمائے کی متوقع شرح منافع کا شرح سود سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بات درست نہیں کیونکہ اگر متوقع شرح منافع زیادہ ہو تو سرمایہ کی طلب میں اضافہ کے ساتھ شرح سود میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر متوقع شرح منافع کم ہو تو سرمایہ کی طلب میں کمی کے ساتھ شرح سود بھی کم ہو جاتی ہے۔

(4) شرح سود کے تعین میں دیگر عوامل کا کردار
(Role of Other Factors in Determining the Interest Rate)

کینز کے خیال میں شرح سود کا تعین صرف زر نقد کی ترجیح سے ہوتا ہے لیکن کئی دوسرے عوامل براہ راست یا بالواسطہ طور پر اثر انداز ہو کر شرح سود کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

(5) عرصہ قلیل کا نظریہ (Theory of Short Run)

زر کی رسد کو معین رکھتے ہوئے یہ نظریہ عرصہ قلیل میں شرح سود کا تعین پیش کرتا ہے جب کہ عرصہ طویل میں شرح سود کے بارے میں کوئی واضح بیان نہیں ہے۔

12.10 منافع (Profit)

منافع کی تعریف (Definition of Profit)

منافع آجر کو اس کی خدمات کے صلے میں ملنے والا معاوضہ ہوتا ہے۔ آجر عمل پیدائش میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کاروباری خطرات کا سامنا کرتا ہے۔ دیگر عاملین پیدائش زمین، محنت اور سرمائے کے بہترین اشتراک سے بیش ترین منافع حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آجر لگان، اُجرت اور سود کی شکل میں معاوضے ادا کرنے کے بعد جو رقم بچاتا ہے وہ اس کا منافع کہلاتی ہے۔ آجر جس قدر زیادہ مستعد ہو گا اتنا ہی زیادہ اس کا منافع ہو گا۔ پروفیسر نائٹ (Professor Knight) کے مطابق ''منافع غیر یقینی حالات کا مقابلہ کرنے کا معاوضہ ہے''۔

پروفیسر بولڈنگ (Professor Boulding) کے مطابق ''منافع وہ فرق ہے جو آجر کی اشیا کی فروخت سے حاصل ہونے والی کل آمدنی اور ان کے پیدا کرنے کے کل مصارف کے درمیان ہوتا ہے۔''

منافع کا کردار (Role of Profit)

اشیا کی طلب کی ترغیب کی بنیاد پر کوئی نہ کوئی شخص ان کو بنانے کا خطرہ مول لیتا ہے۔ مخلوط نظامِ معیشت میں اکثر کاروبار حکومت اپنے ذمے لیتی ہے لیکن اس کے باوجود نجی طبقہ بھی کئی کاروبار کرتا ہے۔ آجرین لوگوں کی بھلائی نہیں بلکہ اپنے ذاتی منافع کے حصول کے لیے

کاروبار کرتے ہیں۔ آدم سمتھ کے مطابق ذاتی فائدہ کا چھپا ہوا ہاتھ معیشت کے بہترین وسائل کے استعمال کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

"The 'invisible hand' of self - interest guides the economy to the best possible use of its resources."

یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ آجرین کو نہ صرف صارفین کی طلب کے مطابق اشیا پیدا کرنا ہوتی ہیں بلکہ لاگتِ پیدائش کو کم سے کم رکھ کر بیش ترین منافع بھی کمانا ہوتا ہے۔ اس طریقے سے وہ اپنے مدِ مقابل آجرین کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ منافع جات نہ صرف کاروبار کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ یہ فائدہ مند کاروبار کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی مخصوص کاروبار میں منافع کی شرح زیادہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس کاروبار کی پیداوار کی طلب زیادہ ہے جس سے دوسرے آجرین کو اس شعبے میں آنے کی ترغیب ملتی ہے۔

شمپیٹر (Schumpeter) کے مطابق منافع اور معاشی ترقی کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اس کے الفاظ میں

"Without development there is no profit, without profit no development. For the capitalistic system it must be added that without profit there would be no accumulation of wealth."

یعنی

''ترقی کے بغیر منافع نہیں اور منافع کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام کے لئے مزید یہ کہا جاسکتا ہے کہ منافع کے بغیر دولت کی تشکیل نہیں ہوسکتی۔''

مختصر طور پر منافع کا کردار ہے کہ

(i) فرموں کو خطرات اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔

(ii) منافع استعداد کی پیمائش کرتا ہے۔

(iii) منافع نئی اشیا اور طریقہ پیدائش کو متعارف کرنے کا محرک ثابت ہوتا ہے۔

12.11 منافع کی اقسام (Kinds of Profit)

(1) خالص منافع (Net Profit) (2) مرکب منافع (Gross Profit)

(1) خالص منافع (Net Profit)

خالص منافع وہ معاوضہ ہوتا ہے جو آجر تنظیمی خدمات اور نقصان کا خطرہ مول لینے کے بدلے میں حاصل کرتا ہے۔ اس میں اور کسی قسم کا منافع شامل نہیں ہوتا۔

(2) مرکب منافع (Gross Profit)

خالص منافع کے ساتھ جب کچھ اور معاوضے بھی شامل ہو جاتے ہیں تو وہ مرکب منافع بن جاتا ہے۔ مرکب منافع میں خالص منافع

کے علاوہ درج ذیل رقوم بھی شامل ہوتی ہیں۔

(i) آجر کی اپنی محنت کی اُجرت (Reward of Producer's own Labour)

آجر جب تنظیمی خدمات کے علاوہ کوئی اور خدمت بھی سرانجام دے تو وہ بھی اس کے منافع میں شامل ہو جاتی ہے مثلاً اگر وہ بطور منیجر بھی کام کرے تو اس کی ذاتی اُجرت خام منافع میں شامل ہو جاتی ہے۔

(ii) سرمائے کا سود (Interest of Capital)

آجر اگر کاروبار میں اپنا ذاتی سرمایہ استعمال کرے تو اس کا سود بھی خود وصول کرتا ہے۔ اس طرح یہ بھی خام منافع کا حصہ بن جاتا ہے۔

(iii) اتفاقیہ منافع (Windfall Gains)

بسا اوقات اشیا کی قیمتیں بڑھ جانے سے آجر کو اچانک توقع سے زیادہ منافع حاصل ہو جاتا ہے یہ بھی خام منافع کا حصہ ہوتا ہے۔

(iv) تخمینی منافع (Speculative Gain)

آجر بسا اوقات مستقبل کے حالات کی پیش بینی کر کے اشیا کا ذخیرہ کر لیتا ہے۔ پھر جب اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے تو ان کو فروخت کر کے زیادہ منافع کما لیتا ہے۔ یہ تخمینی منافع مرکب منافع میں شامل ہوتا ہے۔

(v) اجارہ دارانہ منافع (Monopolistic Gain)

آجر جب کسی شے کی رسد پر کچھ حد تک کنٹرول کر لیتا ہے تو عام قیمت کی نسبت زیادہ وصول کرتا ہے۔ اس طرح وہ منافع بڑھا لیتا ہے جو خام منافع میں شامل ہو جاتا ہے۔

(vi) ایجاد اور اختراع (Invention and Innovation)

آجر تحقیق سے نئے اور مستعد طریقہ ہائے پیدائش ایجاد کر لیتا ہے تو اپنی لاگت پیدائش کم کر کے زیادہ منافع کمانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ منافع میں ایسا اضافہ بھی خام منافع میں شامل ہوتا ہے۔

12.12 منافع میں فرق کی وجوہات (Causes of Difference in Profit)

منافع کی شرح ہر آجر کے لیے یکساں نہیں ہوتی اس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(i) آجر کی قابلیت (Efficiency of Producer)

چونکہ ہر آجر کی تعلیم، تجربہ اور قابلیت مختلف ہوتی ہے اس لیے منافع کی شرح میں بھی فرق ہوتا ہے۔

(ii) سرمایہ کی مقدار (Stock of Capital)

بڑے پیمانے پر کاروبار میں سرمایہ بھاری مقدار میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کا منافع چھوٹے پیمانے پر کاروبار کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

(iii) طریقہ پیدائش کی نوعیت (Nature of Techniques of Production)

فرسودہ اور روایتی طریقہ پیدائش کی نسبت جدید طریقے سے اشیا پیدا کرنے سے بھی منافع میں واضح فرق آ جاتا ہے۔

(iv) ذیلی پیداوار (By Products)

جو آجر اشیا کی تیاری کے دوران بچے کچھے خام مال کو ضائع نہیں کرتے اور ان کی مدد سے ذیلی اشیا پیدا کر لیتے ہیں ان کے منافع کی شرح ان آجرین کے منافع کی شرح سے زیادہ ہوتی ہے جو بچے کچھے مال کو ضائع کر دیتے ہیں۔

(v) کاروبار کی نوعیت (Nature of Business)

غیر یقینی حالات اور خطرات والے کاروبار میں کم آجر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس طرح مقابلہ کم ہونے کے باعث وہ زیادہ منافع حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ لیکن جو کاروبار غیر یقینی حالات اور خطرات سے دور ہوتے ہیں ان میں زیادہ آجرین سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ لیکن اسطرح منافع کی شرح کم ہو جاتی ہے۔

(vi) اجارہ داری (Monopoly)

جس آجر کو شے کی پیداوار میں اجارہ داری حاصل ہو وہ مقابلہ نہ ہونے کے باعث قیمت از خود مقرر کر کے اپنے منافع کو زیادہ رکھتا ہے۔

(vii) نعم البدل اشیا (Substitute Goods)

اگر کسی شے کے نعم البدل دریافت ہو جائیں اور وہ شے اصل شے سے سستی اور معیار میں بھی بہتر ہو تو اصل شے پیدا کرنے والے کا منافع کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اصل شے کے خریدار کم ہو جاتے ہیں اور فاضل پیداوار بن بکے پڑی رہتی ہے۔

(viii) اشتہار بازی (Advertisement)

وہ آجرین جو اپنی اشیا کی بڑے پیمانے پر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اشتہار بازی کرتے ہیں ان کی اشیا کی طلب بڑھ جاتی ہے جس سے ان کے منافع جات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

(ix) تجارتی پالیسی (Trade Policy)

حکومت کی تجارتی پالیسیاں بھی تبدیل ہو کر شرح منافع پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگر حکومت کسی شے کی درآمد پر پابندی لگا دے تو جن آجروں کے پاس اس شے کا سٹاک موجود ہو گا وہ اس کو زیادہ قیمت پر فروخت کر کے زیادہ منافع کما لیتے ہیں۔

(x) سرکاری سہولتیں (Public Facilities)

حکومت بعض آجروں کو خصوصی سہولتیں فراہم کر دیتی ہے۔ جس سے ان کا منافع دیگر آجروں کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے مثلاً درآمدی اور برآمدی لائسنس یا مخصوص علاقے میں کارخانے قائم کرنے پر ٹیکس میں خاص مدت تک چھوٹ وغیرہ۔

12.13 منافع اور سود میں فرق (Difference between Profit and Interest)

1۔ منافع قومی آمدنی کا وہ حصہ ہے جو ایک آجر یا ناظم کو اس کی خدمات کے عوض حاصل ہوتا ہے۔ معاشیاتی اصطلاح میں منافع سے مُراد رقم کا وہ فرق ہے جو کسی فرم کی مجموعی وصولیوں اور اس کے مجموعی مصارفِ پیدائش کے درمیان ہو۔ جبکہ سُود سرمائے کی خدمات کے معاوضہ کا نام ہے۔ معاشیاتی اصطلاح میں :-

سود وہ رقم ہے جو ایک بنکار یا ساہوکار اپنا سرمایہ قرضہ میں دے کر پہلے سے طے شدہ معین شرح پر وصول کرتا ہے۔

2۔ سود فقط سرمایہ کی خدمات کا معین صلہ ہوتا ہے۔ سرمایہ اُدھار دینے کے علاوہ قرض دینے والا کوئی اور عمل سرانجام نہیں دیتا جبکہ منافع نہ صرف آجر یا ناظم کی خدمات کا معاوضہ ہوتا ہے بلکہ وہ دیگر فرائض بھی سرانجام دیتا ہے مثلاً وہ کاروبار میں متوقع آمدنی کے حصول کے لیے ہر ممکن محنت کرتا ہے۔ نقصان کی صورت میں بھی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ ان کاموں کے عوض جو شرح منافع وہ حاصل کرتا ہے وہ کاروبار کے حالات کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

3۔ منافع کے حصول کے لیے ناظم کے علاوہ دیگر عاملینِ پیدائش کی شرکت بھی لازمی ہوتی ہے۔ جبکہ سود کے حوالے سے صرف قرض لینے والا اور قرض دینے والا لازم وملزوم ہوتے ہیں۔

4۔ اسلام کے معاشی نظام میں سود کو حرام جبکہ منافع کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ شرح سود وہ معین رقم ہوتی ہے جو قرض لینے والے کو نقصان کی صورت میں بھی ادا کرنا پڑتی ہے۔ اس لیے اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی نظام کے مطابق کاروبار کے لیے سرمایہ فراہم کرنے والے معین شرح سے سود وصول کرنے کی بجائے نفع اور نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ سرمائے کے استعمال کے عوض منافع کا ایک غیر معین حصہ ادا کیا جاتا ہے۔

5۔ منافع تو صفر ہو سکتا ہے لیکن کاروبار میں عملاً کوئی ایسا مرحلہ نہیں آتا کہ جب شرح سود صفر ہو جائے۔ کیونکہ سرمایہ مفت شے نہیں بلکہ کمیاب ہے۔ اس کے استعمال کے عوض سود کی شکل میں اس کا معاوضہ ادا کرنا ایک لازمی امر ہے۔

6۔ کسی بھی پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کرنے کا فیصلہ منافع کی متوقع شرح (Expected Rate of Profit) اور زری منڈی میں رائج شرح سود (Market Rate of Interest) دونوں مل کر کرتے ہیں۔ سود کی شرح اگر منافع کی شرح سے کم ہو تو سرمایہ کاری کی جاتی ہے کیونکہ اسی صورت میں کاروبار منافع بخش ہوتا ہے۔ لیکن اگر سود کی شرح، منافع کی شرح سے زیادہ ہو تو کاروبار میں سرمایہ کاری نہیں کی جاتی کیونکہ اس صورت میں کاروبار نقصان سے دوچار ہوتا ہے۔ اس طرح منافع کے حصول کے لیے شرح سود اہم کردار ادا کرتی ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر1۔ نیچے دیئے گئے بیانات کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(1) اگر محنت کی آخری اکائی لگانے سے مختتم پیداوار کی مالیت 10 روپے اور شرح اجرت 12 روپے ہو تو

(الف) فرم نقصان سے دوچار ہے۔

(ب) فرم کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے اگر وہ محنت کی اکائی اور پیداوار کم کردے۔

(ج) فرم کو چاہیے کہ وہ شرح اُجرت کم کردے۔

(د) فرم کو پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(2) محنت کی منڈی میں مقابلہ کی صورت میں کون سا بیان درست ہے؟

(الف) شرح اُجرت وہاں طے ہوتی ہے جہاں محنت کی رسد اور طلب دونوں برابر ہوں۔

(ب) آخری مزدور کو اس کی مختتم پیداوار کے مساوی اُجرت ملتی ہے۔

(ج) رائج شرح اُجرت پر تمام مزدوروں کو روزگار مل جاتا ہے۔

(د) مروجہ شرح اُجرت پر تمام فرمیں مزدوروں کو روزگار مہیا کر سکتی ہیں۔

(3) مختتم زمین وہ زمین ہوتی ہے جو

(الف) کسی بھی فصل کے لئے بہت زرخیز ہوتی ہے۔ (ب) لگان دیتی ہے۔

(ج) بے لگان ہوتی ہے۔ (د) دیہی علاقوں میں ہوتی ہے

(4) کمیاب لگان اس لئے ادا کیا جاتا ہے کیونکہ

(الف) زمین زرخیزی کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ (ب) طلب کے مقابلہ میں زمین کی رسد کم ہوتی ہے۔

(ج) زمین کی رسد بڑھائی جا سکتی ہے۔ (د) رسد کے مقابلہ میں زمین کی طلب کم ہوتی ہے۔

سوال نمبر2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پر کریں۔

(1) ایک اضافی مزدور سے حاصل کردہ اضافی پیداوار ________ پیداوار کہلاتی ہے۔

(2) زری اُجرت کو ظاہری یا ________ اُجرت بھی کہا جاتا ہے۔

(3) جب تک مختتم وصولی پیداوار MRP کا خط ________ کے خط کے اوپر رہتا ہے اس وقت تک محنت کی اکائیاں بڑھتی جاتی ہیں۔

(4) فرم کا محنت کا خط طلب اس کی ________ کا خط بھی کہلاتا ہے۔

(5) محنت کی طلب کے خط کا رجحان منفی ہوتا ہے اس لئے جب شرح اُجرت گرتی ہے تو محنت کی طلب میں ________ ہوتا ہے۔

(6) عاملین پیدائش کی طلب ________ طلب کہلاتی ہے۔

(7) جب خالص سود میں کچھ اور رقوم شامل ہو جاتی ہیں تو یہ ________ سود بن جاتا ہے۔

سوال نمبر3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
معاشی لگان	عرصہ طویل میں	
زمین کی رسد	شرح لگان کا بلند ہونا	
محنت کی رسد میں اضافہ	اُجرت اور مختتم پیداوار برابر	
مختتم وصولی پیداوار	مکمل غیر لچکدار	
محنت کی طلب میں اضافہ	زمین کے استعمال کا معاوضہ	
محنت کی منڈی میں مکمل مقابلہ	اُجرت میں کمی	
ہر فرم کا معمول کا منافع	صفر لگان	
حقیقی اُجرت	مختتم مادی پیداوار ضرب محنت کی مختتم وصولی	
مختتم زمین کا لگان	اُجرت میں اضافہ	
مختتم پیداوار کا بلند ہونا	اُجرت کے ساتھ سہولیات	
	عرصہ قلیل میں	
	مکمل لچکدار	

سوال نمبر4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

1۔ لگان سے کیا مراد ہے؟
2۔ زری اور حقیقی اُجرت میں کیا فرق ہے؟
3۔ مختتم پیداوار سے کیا مراد ہے؟
4۔ سود کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں۔
5۔ خالص اور مرکب منافع میں فرق بیان کیجیے؟
6۔ مختتم وصولی پیداوار کس کے برابر ہوتی ہے؟
7۔ ریکارڈو کی بیان کردہ لگان کی تعریف بیان کیجیے؟
8۔ عاملین پیدائش کی طلب ماخوذ طلب کیوں کہلاتی ہے؟
9۔ پروفیسر بولڈنگ نے منافع کی کیا تعریف بیان کی ہے؟

سوال نمبر5۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیلاً تحریر کیجیے؟

-1 ریکارڈو کے نظریۂ لگان کی وضاحت کیجیے۔
-2 حقیقی اُجرت کے عوامل تفصیل سے بیان کیجیے۔
-3 نظریۂ مختتم پیداواریت کو گوشوارہ اور ڈائیگرام کی مدد سے بیان کیجیے۔
-4 منافع کی اقسام بیان کریں نیز منافع کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

معروضی سوالات کے جوابات

باب 1 معاشیات کی نوعیت اور وسعت

سوال 1
1۔ ب 2۔ ب 3۔ ج 4۔ الف 5۔ الف
6۔ ب 7۔ الف 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سوال 2
1۔ نتائج 2۔ ہمہ گیر 3۔ مفروضات 4۔ اخلاقی قوانین
5۔ علم الحقیقت 6۔ منسوخ / تبدیل 7۔ کلاسیکی مکتب فکر 8۔ تجربہ گاہ

سوال 3
1۔ معاشی مسئلہ۔ محدود ذرائع اور لاتعداد مقاصد
2۔ فیصلوں کو عملی شکل دینا۔ تجزیاتی نوعیت
3۔ علم۔ معلومات کا باضابطہ مجموعہ
4۔ جسمانی ورزش ۔ غیر معاشی سرگرمی
5۔ سچ بولنا۔ اخلاقی قانون
6۔ کُلیاتی معاشیات۔ قومی آمدنی
7۔ اصولِ معاشیات۔ الفرڈ مارشل
8۔ کلاسیکی مکتب فکر۔ دولت کا علم

باب 2 رویۂ صارف کا تجزیہ

سوال 1
1۔ ج 2۔ د 3۔ ب 4۔ د 5۔ ج 6۔ الف 7۔ د 8۔ الف 9۔ ج

سوال 2
1۔ منفی 2۔ مساوی افادہ مختتم 3۔ مادی 4۔ قطع 5۔ یکساں
6۔ مختتم شرح استبدال 7۔ منفی 8۔ بڑھ 9۔ مختتم افادہ

سوال 3
1۔ تسکین کی آخری حد۔ نقطہ سیری
2۔ غیر معاشی حاجات ۔ پانی ۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ
3۔ قیمتی ساز و سامان ۔ تعیشات زندگی وغیرہ
4۔ خطوط عدم ترجیح کا رجحان۔ منفی ہوتا ہے
5۔ اشیائے سرمایہ۔ مشینیں۔ آلات وغیرہ
6۔ قانون انتہائی تسکین۔ قانون مساوی افادہ مختتم

7۔ صارف کا توازن $= \dfrac{\text{X شے کا مختتم افادہ}}{\text{X شے کی قیمت}} = \dfrac{\text{Y شے کا مختتم افادہ}}{\text{Y شے کی قیمت}}$

8۔ دولت کے لئے ضروری ۔ افادہ، کمیابی اور انتقال پذیری

باب 3 معاشیات میں شماریات اور ریاضی کے بنیادی آلات

سوال نمبر 1

1۔ د 2۔ ج 3۔ ب 4۔ الف 5۔ ج

6۔ ب 7۔ ج 8۔ ج 9۔ الف

سوال نمبر 2

1۔ مسلسل 2۔ $x = \frac{-b \pm \sqrt{b^2 - 4ac}}{2a}$ 3۔ بدل پذیر مستقلات

4۔ جدول بندی 5۔ مساوات 6۔ مسلسل متغیرات 7۔ غیر مسلسل/مسلسل 8۔ غیر مسلسل

9۔ ابتدائی تعدادی مواد 10۔ تبدیل

سوال نمبر 3

1۔ پیرامیٹرز۔ مفروضات 2۔ شے کی قیمت۔ غیر مسلسل متغیر 3۔ یک درجی مساوات۔ ax+b=0

4۔ مسلسل متغیر۔ کار کی رفتار 5۔ ابتدائی تعدادی مواد۔ مردم شماری 6۔ متغیرات کا الٹ تعلق۔ تقلیلی تفاعل

7۔ حکومت کی مطبوعات۔ ثانوی تعدادی مواد

باب 4 طلب

سوال نمبر 1

1- ب 2- الف 3- ب 4- ج 5- د

6- د 7- الف 8- ب 9- الف

سوال نمبر 2

1- منفی 2- اکائی سے زیادہ 3- غیر لچکدار 4- ضیاع پذیر 5- قیمت

6- نقطی لچک 7- طلب کی لچک 8- مثبت 9- متقاطع لچک

سوال نمبر 3

قوتِ خرید لازمی شرط۔ طلب کے لیے

خطِ طلب کا جھکاؤ۔ منفی ہوتا ہے۔

چائے اور کافی۔نعم البدل

گل سڑ جانے والی اشیا کی طلب۔ اکائی سے کم

طلب کا بڑھنا اور گھٹنا۔ دیگر عوامل کے باعث

تکمیلی طلب۔قلم اور دوات

ذخیرہ اندوزی۔ شے کی مصنوعی قلت

پائیدار اشیا کی طلب۔ اکائی سے زیادہ

$$\text{طلب کی لچک} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q}$$

خواہش۔طلب نہیں ہوتی

باب نمبر 5 رسد

سوال نمبر 1

1۔د 2۔ج 3۔ج 4۔د 5۔ب 6۔الف 7۔د 8۔د 9۔د 10۔ج

سوال نمبر 2

1۔ براہ راست۔ 2۔مثبت۔ 3۔ضیاع پذیر/پائیدار 4۔ بائیں/دائیں 5۔ذخیرہ

6۔مثبت 7۔مفروضات 8۔ذخیرہ 9۔رک 10۔عمودی

سوال نمبر 3

1۔ رسد کا پھیلنا اور سکڑنا۔خط رسد کا مثبت رجحان

2۔ خط رسد کی منتقلی۔دیگر عوامل کے باعث

3۔ تفاعل رسد = $Q_s = 15 + P$

4۔ ضیاع پذیر اشیا کی رسد۔ کم لچکدار

5۔ رسد کا تعلق ۔ فروختکار سے ہوتا ہے

6۔ خطِ رسد کا جھکاؤ ۔ تکثیری نوعیت کا

7۔ رسد کی لچک ۔ شرح تبدیلی

8۔ تکمیلی رسد ۔ گندم اور بھوسہ

9۔ قیمت کے بغیر شے کی مقدار ۔ ذخیرہ

باب نمبر 6: منڈی کا توازن

سوال نمبر 1 1۔ د 2۔ ج 3۔ ج 4۔ الف 5۔ الف 6۔ ج 7۔ الف

سوال نمبر 2 1۔ مخالف 2۔ متضاد 3۔ ضیاء پذیر 4۔ مستقل مقداریں 5۔ کم 6۔ کمی

سوال نمبر 3 1۔ طلب و رسد کا ملاپ۔ نقطہ انقطاع 2۔ معین رسد۔ ضیاع پذیر اشیا 3۔ رائج قیمت۔ بازاری عرصہ کی قیمت

4۔ قیمت کے بغیر رسد۔ ذخیرہ 5۔ تفاعل رسد۔ $Qs = f(p)$ 6۔ فرشی قیمت۔ کم سے کم قیمت

باب نمبر 7: نظریۂ پیدائشِ دولت

سوال نمبر 1 1۔ ج 2۔ ج 3۔ ج 4۔ ب

سوال نمبر 2 1۔ مداخل 2۔ پیدائشِ دولت 3۔ غیر نقل پذیر 4۔ ذخیرہ

5۔ راسی نقل پذیری 6۔ قائم 7۔ واحد 8۔ سرکاری

سوال نمبر 3 کسی شے میں قدر پیدا کرنا۔ پیدائشِ دولت

رسد معین ہے۔ زمین

ہوا، پانی روشنی وغیرہ۔ مفت عطیات

آجر کا صلہ۔ منافع

انتظام وانصرام۔ ناظم کی ذمہ داری

محنت۔ متحرک عامل

تشکیلِ سرمایہ۔ ملکی اثاثوں میں اضافہ

متحرک سرمایہ۔ پرائز بانڈز

باب نمبر 8: پیمانۂ پیدائش اور قوانینِ حاصل

سوال نمبر 1 1۔ ب 2۔ ج 3۔ ج 4۔ الف 5۔ ب

سوال نمبر 2 1۔ بیرونی 2۔ چھوٹے پیمانہ 3۔ تکثیرِ مصارف 4۔ قانونِ تقلیلِ حاصل 5۔ تکثیرِ حاصل

سوال نمبر 3 کاروباری فائدے۔ بڑے پیمانے کے فائدے

پیدائش کے مختلف مرحلے۔ متغیر تناسبات

نقل وحمل کے فائدے۔ بیرونی کفائتیں

کاروباری فہم و فراست ۔ جدت طرازی
پیمانہ صغیر۔ چھوٹے پیمانے پر پیداوار

باب 9: مصارفِ پیدائش

سوال نمبر1 1۔ ب 2۔ د 3۔ ج 4۔ ب 5۔ ب

سوال نمبر2 1۔ معین مصارف 2۔ مقدم مصارف 3۔ طشتری 4۔ متغیر 5۔ مختتم مصارف

سوال نمبر3 پیداوار کی فی اکائی قیمت ۔ اوسط مصارف
عرصہ طویل کے خطوط ۔ چپٹے اور طشتری نما
متغیر مصارف۔ خام مال
مشین کی تنصیب کے اخراجات ۔ معین مصارف
آجر کے کل اخراجات۔ مصارفِ پیدائش

باب نمبر10: وصولیوں کا تجزیہ

سوال نمبر1 1۔ ب 2۔ ج 3۔ ج 4۔ ب 5۔ الف
6۔ ج 7۔ ج 8۔ د 9۔ د 10۔ ب

سوال نمبر2 1۔ مختتم حاصل 2۔ اجارہ داری 3۔ مختتم وصولی 4۔ کل وصولی 5۔ مقدار فروخت
6۔ مختتم وصولی 7۔ گرتی 8۔ طویل 9۔ معین 10۔ زائد از معمول

سوال نمبر3

زائد از معمول منافع حاصل کرنے والی فرم۔ جب اوسط کل مصارف ، اوسط وصولی سے کم ہوں۔
مکمل مقابلہ میں معمول کا منافع حاصل کرنے والی فرم ۔ جب اوسط کل مصارف ، مختتم مصارف ، اوسط وصولی اور قیمت برابر ہوں۔

نقصان اٹھانے والی فرم ۔ جب اوسط مصارف، اوسط وصولی سے زیادہ ہوں
کام بند کرنے والی فرم ۔ جب صرف اوسط متغیر مصارف پورے ہو رہے ہوں
فرم کی توازنی حالت۔ جب مختتم مصارف مختتم وصولی کے برابر ہوں
اجارہ داری ۔ جب واحد فرم کل رسد مہیا کرتی ہے۔

طویل عرصہ ۔ جب معین مصارف بھی متغیر ہو جاتے ہیں

قلیل عرصہ ۔ جب متغیر عاملین پیدائش سے محدود حد تک رسد بڑھائی جا سکتی ہے

اوسط وصولی ۔ کل وصولی کو کل مقدار سے تقسیم کر کے حاصل کی جاتی ہے

مختتم وصولی۔ پیداوار کی اگلی اکائی سے جو کل وصولی میں اضافہ ہوتا ہے۔

باب نمبر 11: منڈی

سوال 1 1۔د 2۔د 3۔د 4۔ب 5۔ج

6۔د 7۔ب 8۔د 9۔ج

سوال 2 1۔منڈی 2۔محدود 3۔وسیع 4۔صنعت 5۔اقوام کی دولت

6۔یکسانیت 7۔اجارہ دار 8۔برابری 9۔امتیازِ قیمت

سوال 3 منڈی۔ جس میں اشیا و خدمات کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

مکمل مقابلہ۔ جس میں خریدنے اور بیچنے والے کثیر تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔

اجارہ داری ۔ جس میں فروخت کار کو از خود قیمت مقرر کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

قلیل عرصہ۔ یومیہ منڈی کے عرصہ سے ذرا لمبا ہوتا ہے۔

طویل عرصہ۔ جس میں کوئی عامل پیدائش معین نہیں ہوتا۔

اجارہ دار۔ فروخت کار جو واحد شے کی کل رسد مہیا کرتا ہے۔

اجارہ داری کی قوت۔ کمزور پڑ جاتی ہے اگر شے کے قریبی نعم البدل متعارف ہو جائیں۔

عمودی رسد کا خط ۔ غیر لچکدار رسد ظاہر کرتا ہے۔

افقی رسد کا خط۔ مکمل لچکدار رسد ظاہر کرتا ہے۔

باب نمبر 12: تقسیم۔عاملینِ پیدائش کے معاوضوں کا تعین۔

سوال نمبر 1 1۔الف 2۔الف 3۔ ج 4۔ ب

سوال نمبر 2 1۔مختتم 2۔متعارفہ 3۔ مختتم مصارف 4۔ مختتم وصولی پیداوار MRP_L

5۔اضافہ 6۔ ماخوذ 7۔ مرکب

سوال نمبر 3

معاشی لگان	زمین کے استعمال کا معاوضہ
زمین کی رسد	مکمل غیر لچکدار
محنت کی رسد میں اضافہ	اُجرت میں کمی
مختتم وصولی پیداوار	مختتم مادی پیداوار ضرب محنت کی مختتم وصولی
محنت کی طلب میں اضافہ	اُجرت میں اضافہ
محنت کی منڈی میں مکمل مقابلہ	اُجرت اور مختتم پیداوار برابر
ہر فرم کا معمول کا منافع	عرصہ طویل میں
حقیقی اُجرت	اُجرت کے ساتھ سہولیات
مختتم زمین کا لگان	صفر لگان
مختتم پیداوار کا بلند ہونا	شرح لگان کا بلند ہونا۔

فرہنگ
(Glossary)

جزیاتی معاشیات: نظام معیشت کے چھوٹے چھوٹے حصوں کا الگ الگ مطالعہ کرنا مثلاً فرم کا رویہ وغیرہ۔

کلیاتی معاشیات: نظام معیشت کا بحیثیت مجموعی مطالعہ کرنا مثلاً کل قومی آمدنی وغیرہ۔

افادہ: اس سے مراد کسی شے یا خدمت کی وہ خوبی یا صلاحیت ہے جس سے کسی انسان کی کوئی خواہش پوری ہوتی ہے مثلاً پانی پیاس بجھاتا ہے، قلم لکھنے کے کام آتا ہے وغیرہ۔

قدر: شے کی وہ قوت یا طاقت جس کے بدلے وہ دوسری شے کی ایک خاص مقدار حاصل کر سکے مثال کے طور پر ایک کتاب کے بدلے 10 پنسلیں حاصل کرنا، کتاب کی قدر کہلاتا ہے۔

تقلیل: کسی شے کے مسلسل استعمال سے اس کو حاصل کرنے کی شدت میں بتدریج کمی ہونے کو تقلیل کہتے ہیں۔مثال کے طور پر پانی کے گلاس مسلسل پینے سے پیاس کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

نقطۂ سیری: جہاں کسی شے کی اکائیوں کے استعمال سے مختتم افادہ صفر اور کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو۔

مفروضات: فرض کی ہوئی ایسی باتیں یا عناصر جو کسی بحث کے دوران معین رہتے ہیں مثلاً قانونِ طلب کے لاگو ہونے کے لیے ضروری ہے کہ صارف کی آمدنی نہ بدلے وغیرہ۔

مستثنیات: وہ حد بندیاں جس پر قانون کا اطلاق نہیں ہوتا مثلاً گھٹیا اشیا کی صورت میں لوگ کم قیمت پر بھی انھیں نہیں خریدتے۔

استبدال: زیادہ فائدہ مند شے کو کم فائدے مند شے پر ترجیح دینے کو استبدال کہتے ہیں۔

خطِ عدم ترجیح: ایک ایسا خط جو دو اشیا کے مختلف جوڑوں کو ظاہر کرتا ہے جو صارف کو ایک جیسی تسکین مہیا کرتے ہیں۔

مختتم شرح استبدال: دو اشیا کے درمیان تبادلے کی شرح کو مختتم شرح استبدال کہتے ہیں مثلاً x شے کی ایک مزید اکائی کے لیے y شے کی جتنی مقدار چھوڑنی پڑتی ہے اسے مختتم شرح استبدال کہتے ہیں۔

متغیر: ایسی مقدار جس کی قدر تبدیل ہو سکے مثلاً قیمت(P)، لاگت(C) وغیرہ۔

مسلسل متغیر: ایسا متغیر جو اپنی قدروں کو تبدیل کرتے وقت اپنے سلسلہ حدود میں تمام قدروں کو اختیار کر سکتا ہو مثلاً گھڑی کی سوئیاں۔

غیر مسلسل متغیر: ایسے متغیر اپنی قدروں کو اپناتے وقت اپنے سلسلۂ حدود میں بعض قدروں کو چھوڑ دیتے ہیں مثلاً قیمت وغیرہ۔

آزاد متغیر: آزاد متغیر اپنی قدر خود طے کرتا ہے اور کسی دوسرے متغیر سے متاثر نہیں ہوتا۔

تابع متغیر: ایسے متغیر کی قدر کا انحصار آزاد متغیر کی قدر پر ہوتا ہے۔

مستقلات: ایسی قدریں جن کی مقداریں ہمیشہ معین رہتی ہیں۔ مثلاً حسابی اعداد 1,2,3 وغیرہ۔

بدل پذیر مستقلات: ایسی مقداریں جو کسی ایک بحث کے دوران اپنی قدریں معین رکھیں اور کسی دوسری بحث میں تبدیل ہو جائیں۔

تفاعل: آزاد اور تابع متغیر کے درمیان باہمی رشتہ کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ربط: جب دو متغیرات میں سے ایک ایسے تعلق کے لیے جس میں x کی ایک قدر کے لیے y کی کئی قدریں حاصل ہوں تو ایسے تعلق کو ربط کہتے ہیں۔

ابتدائی تعدادی مواد: ایسے اعداد و شمار جو ابتدائی حالت میں اکٹھے کیے جاتے ہیں۔

ثانوی تعدادی مواد: ایسے اعداد و شمار جو شماریاتی تجزیہ سے ایک بار گزر چکے ہوں۔

جدول بندی: شماریاتی مواد کو افقی اور عمودی کالموں اور لائینوں میں ترتیب دینے کا نام ہے۔

اعشاری عدد: کسی شے کی ایک وقت کی قیمت کا کسی دوسرے وقت کی قیمت سے مقابلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

طلب کی لچک: کسی شے کی طلب میں تبدیلی کی وہ شرح جو اس کی قیمت تبدیل ہونے پر رونما ہوتی ہے۔

مشترک اشیا: مشترک اشیا مثلاً گندم اور بھوسہ وغیرہ۔

قیمت لچک: کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کی وجہ سے اس شے کی طلب میں تبدیلی کے اثر کو قیمت لچک کہتے ہیں۔

آمدنی لچک: قیمت کی بجائے صارفین کی آمدنی میں کمی یا بیشی کے باعث طلب میں تبدیلی کے اثر کو آمدنی لچک کہتے ہیں۔

متقاطع لچک: کسی ایک شے کی قیمت میں کمی یا بیشی کے باعث دوسری شے کی طلب میں تبدیلی کے اثر کو متقاطع لچک کہتے ہیں۔

ذخیرہ: کسی شے کی کل مقدار جسے فروخت کرنے والوں نے اپنے گوداموں میں رکھ چھوڑا ہو۔

رسد کی لچک: کسی شے کی رسد میں تبدیلی کی وہ شرح جو اس کی قیمت میں تبدیلی ہونے پر رونما ہوتی ہے۔

پیدائش دولت: کسی شے میں افادہ کے ساتھ ساتھ قدر کا پیدا کرنا۔

عاملین پیدائش: پیداوار کے مداخل یا عناصر مثلاً زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم۔

استعداد کار: کسی عامل کی قوت پیداواری یا پیداواری صلاحیت۔

وسیع کاشت: اس طریقہ کے تحت زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے مزید زمین زیر کاشت لائی جاتی ہے۔

عمیق کاشت: اس طریقہ میں محدود رقبہ اراضی پر جدید اور سائنٹیفک طریقوں سے زرعی پیداوار بڑھائی جاتی ہے۔

انتقال پذیری: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔

معیاری آبادی: جب آبادی وسائل سے مطابقت رکھتی ہو۔

افراطِ آبادی: جب آبادی ملک کے مجموعی وسائل سے تجاوز کر جائے۔

بے روزگاری: معیشت کے وہ حالات جن میں جسمانی اور ذہنی طور پر اہل لوگوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام کرنے کا موقع میسر نہ ہو۔

نیم بے روزگاری۔ جب کسی مزدور کو روزگار مل جائے لیکن وہ کام اس مزدور کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق نہ ہو۔

سرمایہ۔ دولت کا وہ حصہ جو مزید دولت پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تشکیلِ سرمایہ کسی خاص عرصہ میں ملک کے حقیقی ذخائر میں اضافہ۔

آجر۔ ایسا فرد جو زمین، محنت اور سرمائے میں تنظیمی رابطہ پیدا کر کے اشیا پیدا کرتا ہے۔

پیمانہ پیدائش: کاروبار کی جسامت یا حجم۔

اندرونی کفایتیں: وہ فائدے جو کسی ایک فرم کو اپنا سائز بڑھانے یا جدت کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیرونی کفایتیں: یہ وہ فائدے ہیں جو ملک میں موجود تمام فرموں کو بیک وقت میسر آتے ہیں۔

وصولیاں: اس سے مراد وہ رقم ہے جو ایک فرم کو اپنی پیدا کی ہوئی شے کی مخصوص مقدار فروخت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

مکمل مقابلہ: منڈی کی ایسی ساخت ہے جہاں فرمیں کثیر تعداد میں ہوتی ہیں ان کا صنعت میں آزادانہ داخلہ ہوتا ہے۔ جہاں تمام فرمیں ایک جیسی اشیا پیدا کرتی ہیں۔

صارفین: وہ لوگ جو اشیا کو صرف یا استعمال کرتے ہیں۔

اجارہ داری: صنعت جس میں کسی شے کی مجموعی رسد صرف ایک فرم مہیا کرتی ہے جس کا کوئی قریبی نعم البدل بھی نہ ہو اور کسی دوسری فرم کا موجود ہونا مشکل یا ناممکن ہو۔

صنعت: کئی فرموں کا مجموعہ جو مخصوص شے پیدا کرتا ہے صنعت کہلاتا ہے۔

معین عاملین پیدائش: ایسے عاملین جن کو عرصۂ قلیل میں عملِ پیدائش میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

متغیر عامل: ایسا عامل جس کا سائز عملِ پیدائش میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ منافع کا اصول: منافع وہاں بیش ترین (زیادہ سے زیادہ) ہوتا ہے جہاں مختتم وصولی، مختتم مصارف کے برابر ہوتی ہے۔

توازن: ایسی کیفیت ہوتی ہے جو کسی بھی اندرونی محرکات یا عاملین سے تبدیل نہ ہو سکے۔

منڈی: اس سے مراد وہ تمام علاقہ یا جگہ ہے جہاں خریدار اور فروخت کار اشیا یا خدمات کا تبادلہ کر سکیں۔

کارٹل فروخت کاروں کا ایک گروہ جو اپنی شے کی قیمت خود طے کرتا ہے۔

امتیازِ قیمت: مختلف صارفین سے ایک ہی شے کی مختلف قیمتیں وصول کرنا امتیازِ قیمت کہلاتا ہے۔

اجارہ داری قوت: یہ وہ قوت ہے جس سے ایک اجارہ دار اپنی مقدار فروخت کو تبدیل کر کے قیمت کو تبدیل کر سکتا ہے۔

حوالہ جات
(REFERENCES)

An Introduction to Positive Economics	Richard G. Lipsey
Introduction to Economics	Paul A. Samuelson
Intermediate Microeconomics	Miller. R.
Price Theory	Rayan and Pearce
Reading in Micro Economics	Houchman & Briet
Microeconomic Theory	Ferguson & Gold
Modern Micro Economics	Koutsoyiannis
Fundamental of Mathematical Economics	Chiang, A.C.
Basic Mathematics & statistics for Economics	Monga, G.S
Introduction to Economics	David, B. & Stanley, F.
Intermediate Microeconomics	James P. Quick
Price system and Resource Allocation	Leftwich R.H.
Essentials of Economics	Solman John
Micro Economics Theory	Bilas
Intermediate Microeconomics	Soleberg
Economic Survey of Pakistan 2014-15	Govt. of Pakistan
Economics, Principle and Policy	Willian, J. Baumol,Alan, S, Blinder,
Economics	David Begg, Stanely Fischer and Rudiger Dornbusch
Economics	John Sloman
Microeconomic Theory	C.E. Ferguson and J.P. Gould
Economics	John Seardshaw, David Brewster
Economics, Principles, Problems and Policies	Compbell,R. McConnell and Stanley

لگان: لگان سے مراد وہ ادائیگی ہے جو زمین کے استعمال کے عوض کی جاتی ہے۔

خالص لگان: خالص لگان سے مراد وہ ادائیگی ہے جو زمین کے استعمال کے عوض کی جاتی ہے۔

مرکب لگان: خالص لگان میں جب دیگر سہولتوں کا معاوضہ بھی شامل ہو جائے تو وہ مرکب لگان کہلاتا ہے۔
مرکب لگان= خالص لگان+اضافی سہولتیں۔

تفرقی لگان: اس سے مراد وہ رقم ہے جو زمین کی پیداواری صلاحیت سے تبدیل ہو جاتی ہے۔

کمیابی لگان: یہ لگان زمین کی کمیابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

نام نہاد لگان: زمین کی قلیل عرصہ کی غیر لچکدار رسد کی وجہ سے جو عارضی لگان پیدا ہوتا ہے وہ نام نہاد لگان ہوتا ہے۔

زری اُجرت: وہ معاوضہ ہے جو ایک مزدور یا ملازم کو اس کی محنت کے بدلہ میں زر کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔

حقیقی اُجرت: حقیقی اُجرت میں کسی ملازم کو ملنے والی زری اُجرت کے ساتھ دیگر سہولتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

کھانے پینے کی اشیا کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔

صفائی کے بغیر اچھی صحت ممکن نہیں ، اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کُتب مُہیا کرتا ہے۔ اگر ان کُتب میں کوئی تصور وضاحت طلب ہو، متن اور اِملاء وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہو گا۔

مینجنگ ڈائریکٹر
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-II، گلبرگ-III، لاہور۔

فیکس نمبر: 042-99230679
ای میل: chairman@ptb.gop.pk
ویب سائٹ: www.ptb.gop.pk

Printed by: UBC Convertec (Pvt) Ltd. www.ubcconvertec.com

Designed by: ART CELL PCTB

امانت
دیانت
صداقت
شرافت

پنجاب
کریکولم اینڈ
ٹیکسٹ بک بورڈ
لاہور

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور